

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

# اولیائے مکرمہ

اولیائے مکرمہ کا مختصر تذکرہ جو مستند و ارفع ائمہ  
نہجی سے مرتب کیا گیا ہے

مؤلف

پیرزادہ محمد حبیب الدین نقشبندی شہرزدی کشمیری

شم لاہوری



ناشر

بند پرنسپل پبلیشرز ۴۰ اے اردو بازار

لاہور پاکستان

الآن اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون

اولیاء اللہ تحت قہان لایکسر فیہم سواک

# اولیائے کشمیر

اولیائے کشمیر کا مختصر تذکرہ جو مستند تاریخ نویس  
نہجی سے مرتب کیا گیا ہے

مؤلف

پیرزا محمد حبیب نقشبندی شہرزدی کشمیری

تم لاہوری

○

ناشر

تذکرہ سلسلہ شہر

لاہور پاکستان

## فہرست مضامین

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب \_\_\_\_\_ اولیائے کشمیر

ناشر \_\_\_\_\_ نذیر حسین

نذیر سمن پبلشرز لاہور

قیمت \_\_\_\_\_ ۱۵ روپے

پرنٹرز \_\_\_\_\_ گنج شکر پرنٹرز لاہور

نومبر ۱۹۸۵ء

- ۱۳ حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانیؒ
- ۱۴ امام الاولین حضرت شرف الدین عرف بلبل شاہ کشمیریؒ
- ۱۶ حضرت امیر کبیر سید علی محمدانیؒ
- ۲۱ حضرت شیخ العالم شیخ نور الدین ولی رشیؒ
- ۲۵ سلطان العارفین محبوب عالم شیخ حمزہ کشمیریؒ
- ۳۰ ابوالفقار شیخ العلماء بابا داؤد خاکیؒ
- ۳۲ ابوالفقار بابا نصیب الدین غازی بھاریؒ
- ۳۶ خواجہ نور محمد کلانی پوریؒ
- ۳۸ خواجہ داؤد بابا مشکواتی کشمیریؒ
- ۴۸ حضرت شیخ یعقوب صر فی عاصمیؒ
- ۴۱ حضرت قاضی موسیٰ شہیدؒ
- ۴۲ حضرت بابا مسعود نوریؒ

- حضرت خواجہ احمد یسوی<sup>رح</sup> ۴۳  
 حضرت بابا اسماعیل قادری<sup>رح</sup> ۴۴  
 حضرت بابا الطیف رینہ ریشی<sup>رح</sup> ۴۵  
 حضرت بابا مہدی سہروردی<sup>رح</sup> ۴۶  
 حضرت شیخ یعقوب مجذوب مستاند<sup>رح</sup> ۴۷  
 حضرت بابا نوروز ریشی<sup>رح</sup> ۴۹  
 حضرت بابا والی ولی سہروردی<sup>رح</sup> ۵۰  
 حضرت شیخ بہرام سہروردی<sup>رح</sup> ۵۱  
 حضرت بابا زین الدین ریشی<sup>رح</sup> ۵۲  
 حضرت آخوند ملا حسین خنزاری مجددی<sup>رح</sup> ۵۵  
 حضرت قاضی القضاہ ملا مولانا جمال الدین بدشاہی<sup>رح</sup> ۵۶  
 حضرت شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری<sup>رح</sup> ۵۷  
 حضرت شاہ محمد صادقی قلندر کشمیری<sup>رح</sup> ۵۸  
 حضرت خواجہ محمد اعظم دیدہ پروانہ کشمیری<sup>رح</sup> ۵۹  
 حضرت سید جان بازولی کشمیری<sup>رح</sup> ۶۰  
 حضرت بابا عثمان گنائی کشمیری<sup>رح</sup> ۶۱  
 حضرت شیخ بہاؤ الدین گنج بخش کشمیری<sup>رح</sup> ۶۲  
 حضرت بابا فتح اللہ حقانی لاثانی کشمیری<sup>رح</sup> ۶۴  
 حضرت خواجہ داؤد مجذوب کشمیری<sup>رح</sup> ۶۵

- حضرت زین الدین طوار کشمیری<sup>رح</sup> ۶۶  
 حضرت حیدر پتکو کشمیری<sup>رح</sup> ۶۷  
 حضرت میر سید محمد جمدانی<sup>رح</sup> ۶۸  
 حضرت شیخ ہلال الدین کشمیری<sup>رح</sup> ۶۹  
 حضرت شاہ بدیع الدین مدار کشمیری<sup>رح</sup> ۷۰  
 حضرت سید محمد امین منطق کشمیری<sup>رح</sup> ۷۱  
 حضرت ملا فیروز مفتی گنائی محدث کشمیری<sup>رح</sup> ۷۲  
 حضرت بابا جنتی شاہ مجذوب قلندر کشمیری<sup>رح</sup> ۷۳  
 حضرت شیخ میر حمزہ کشمیری<sup>رح</sup> ۷۴  
 حضرت سید مدنی گیلانی کشمیری<sup>رح</sup> ۷۵  
 حضرت بابا قدس کشمیری<sup>رح</sup> ۷۶  
 حضرت خواجہ طاہر رفیق آشتانی کشمیری<sup>رح</sup> ۷۷  
 حضرت بابا ربوبی ریشی کشمیری<sup>رح</sup> ۷۸  
 حضرت مولانا حیدر کشمیری سہروردی<sup>رح</sup> ۷۹  
 حضرت لاکہ ریشی بابا کشمیری<sup>رح</sup> ۸۰  
 حضرت مفتی صدر الدین کشمیری<sup>رح</sup> ۸۱  
 حضرت آخوند ملا جمال الدین سیالکوٹی<sup>رح</sup> ۸۲  
 خواجہ معین الدین خاوند کشمیری<sup>رح</sup> ۸۳  
 حضرت خواجہ مہدی نقشبندی<sup>رح</sup> ۸۴  
 خواجہ شیخ عبد الرحیم قادری کشمیری<sup>رح</sup> ۸۵



- حضرت بابا نجم الدین ریشی کشمیریؒ ۸۵  
 حضرت بابا عثمان قادری سہروردی کشمیریؒ ۸۶  
 حضرت شیخ محمد قاسم چشتی سہروردی کشمیریؒ ۸۷  
 حضرت شیخ عبدالرحیم کبروی کشمیریؒ ۸۸  
 حضرت مرزا حیات بیگ کبروی کشمیریؒ ۸۹  
 حضرت سید جلال الدین عطائیؒ ۸۹  
 حضرت سید کمال کشمیریؒ ۹۰  
 حضرت سید جمال الدین محدث کشمیریؒ ۹۱  
 حضرت سید جلال الدین شاہ کشمیریؒ ۹۱  
 حضرت خواجہ مسعود پان پوری کشمیریؒ ۹۲  
 حضرت شیخ محمد شریف کبروی کشمیریؒ ۹۳  
 حضرت شیخ داؤد کشمیریؒ ۹۴  
 حضرت علامہ سید سعید اندرابی کشمیریؒ ۹۵  
 حضرت سید میر کمال الدین اندرابی کشمیریؒ ۹۶  
 حضرت سید محمد ابراہیم اندرابی کشمیریؒ ۹۷  
 حضرت بابا میر ثناء اللہ کشمیریؒ ۹۸  
 حضرت محمد اکبر دوی اندرابی کشمیریؒ ۹۹  
 حضرت ملا بہاؤ الدین متو کشمیریؒ ۱۰۰  
 حضرت شیخ محمد نعیم کشمیریؒ ۱۰۰

- حضرت صدیق ہانچی کشمیریؒ ۱۰۱  
 حضرت اخوند خواجہ عبد اللہ کشمیریؒ ۱۰۲  
 حضرت شیخ منور جطی کشمیریؒ ۱۰۳  
 حضرت بابا شیخ روپی ریشی کشمیریؒ ۱۰۴  
 حضرت بابا املہ ریشی کشمیریؒ ۱۰۴  
 حضرت بابا سہسہ ریشی کشمیریؒ ۱۰۵  
 حضرت بابا سینگ ریشی کشمیریؒ ۱۰۶  
 حضرت بابا روپی ریشی کشمیریؒ ۱۰۶  
 حضرت بابا مہدی ریشی کشمیریؒ ۱۰۷  
 حضرت بابا بام الدین ریشی کشمیریؒ ۱۰۸  
 حضرت بابا دریا الدین ریشی کشمیریؒ ۱۰۹  
 حضرت بابا شکور الدین کشمیریؒ ۱۱۰  
 حضرت بابا منوں فروری سہروردی کشمیریؒ ۱۱۱  
 حضرت بابا سعید الدین کشمیریؒ ۱۱۲  
 حضرت بابا بقا شاہ کشمیریؒ ۱۱۳  
 حضرت صالح خان کشمیریؒ ۱۱۳  
 حضرت سید علی بخاری کبروی کشمیریؒ ۱۱۳  
 حضرت خواجہ نور الدین الشہ بری کشمیریؒ ۱۱۵  
 حضرت ملا مقیم السنہ عبد اللہ کشمیریؒ ۱۱۷

حضرت بابا خواجہ حبیب اللہ کافی قدس سرہ  
 حضرت ملا طاہر عثمانی آشتانی کشمیری  
 حضرت ملا محمد امین کافی کشمیری  
 حضرت بابا عبد اللہ سرہوردی کشمیری  
 وظائف اولیاء رحمہم تشریفاً  
 مانجھ۔

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَقَّلُوا الْغَارِقِينَ يَنْوِّرُ الْعُرْفَانَ وَيَهْدِي الصِّرَاطَ  
 مِنْ بَيْنِ عِبَادِهِ خَصَّ الْبَصِ الْبَصَانِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى خَيْرَ خَلْقِهِ  
 مُحَمَّدًا وَآلِهِ إِلَى طَرَفِي الرَّحْمَنِ وَصَلَّى إِلَيْهِ وَأَسْأَلُهُمْ دَوَى  
 الْإِيْقَانِ مَا بَعْدَ

تاریخ شاہد ہے کہ خطہ کشمیر میں بزرگان دین و اولیاء کاملین کی خاصی تعداد  
 اشاعت اسلام کے بعد پیدا ہوئی ہے یہ اولیائے کرام اس چھوٹے سے  
 خطہ میں مصروف عبادت اور مشغول ریاضت میں رہ کر خیر العقول کمالات  
 کے مالک بنے۔ دراصل خطہ کشمیر اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہترین  
 جائے اعتکاف اور مقام فدا طلبی کی جگہ ہے۔ یہاں بڑے بڑے اصحاب  
 دستگاہ صلیٰ پیرو مرشد اور مقرران بارگاہ الہی پیدا ہوئے جن کی شان عبدیت  
 نہایت بلند تھی۔ روشن ضمیری کشف قبور اور کشف قلوب اور فرستہ ایمانیہ  
 کے کمالات کا خطہ وافر بارگاہ کبیریا سے ان کو ملا تھا۔ بعض خدا رسیدہ مقبولان  
 خدا تابعیت سنت نبوی کو ہی اپنا معراج سمجھتے تھے رات دن تبلیغ دین و  
 اشاعت اسلام میں مصروف رہتے تھے خدا سے دور گئے ہوئے گمراہ اندازوں  
 کو راہ مستقیم پر لانے کی فکر میں رہ کر جگہ جگہ پھرتے تھے چونکہ اس وقت  
 کشمیر میں بد مذہب و کفر و شرک کا دور دورہ تھا۔ اس لئے ان بزرگوں کے  
 طفیل ہی کشمیر میں اسلام کا رواج ہوا ہے۔ زیادہ تر بیرون ملک سے  
 بزرگان دین اور خدا رسیدہ بزرگوں نے آکر اشاعت اسلام اور تبلیغ دین



پھیلانے میں کوشش کی۔ جیسے اوپر گزارش کر چکا ہوں کہ خط کشمیر اپنے عمل وقوع کے لحاظ سے جائے اعتدال اور مقام خدا علی کا ہے یہی وجہ ہے کہ جو مقرران الہی بیرون ملک سے آئے اور اس پر حضرات کو اپنا مسکن بنایا اور یہیں آباد ہوئے۔ مگر انفس کہ آج تک ان نفوس قدسیہ کے حالات زندگی کو منظر عام پر نہیں لایا گیا۔ اسے اس قوم کی بدقسمتی سمجھنی چاہیے کہ کشمیر کے مورخوں اور تذکرہ نویسوں نے اپنا سارا زور قلم سلاطین وقت کی کشور کشائیوں کی داستانیں قلم بند کرنے پر صرف کر دیا ہے۔ نلال بادشاہ اس سن میں تخت پر بیٹھا فلاں اس سن میں پیدا ہوا لیکن اگر آپ کو یہ ضرورت پڑے کہ فلاں بزرگ کس سن میں پیدا ہوا کس سن میں وفات پائی کہاں سے آیا اور کس اسلاف سے تعلق رکھتا ہے۔ یا اس نے کیا خدمات سر انجام دی آپ لاکھ مہراں آپ کو صحیح جواب نہ کسی تاریخ اور نہ کسی تذکرے میں ملے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ ان کی کسی تصنیف یا خدمات کی اندر فی شہادتوں سے ان کا سن وفات یا پیدائش یا تدفین کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر دیکھا جائے تو تاریخ نام سے کسی قوم کی روحانی عسکری، سیاسی، تعلیمی، علمی اور تہذیبی روایات کا یہی وجہ ہے کہ آج کے دور کی نوجوان نسل اپنے ان بزرگوں کے حالات دینی خدمات سے سراسر بے بہرہ ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو کشمیر میں جو کردار بزرگان دین نے ادا کیا وہ سلاطین وقت کے کردار سے کہیں درجہ اوچھا ہے۔ اسلام کی نشو و اشاعت کی توفیق انہیں اولیاء کے حصے میں آئی جو ہر قسم کی ظاہری شان و شوکت سے محروم تھے اور جنہوں نے ہزارہا پھیل کا سفر کر کے مہوگ اور بیاس کی تہذیبیں برداشت کیں اور ملک کے طول و عرض میں توحید کا پیغام پہنچایا۔

بادشاہوں نے تلواریں چلا کر دشمنوں کو زیر کیا مگر ان نفوس قدسیہ نے اپنے اخلاق و کردار کی کشمیر سے تسخیر قلوب کا عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا۔ ان چند اولیاء کا بلین کا تذکرہ آپ کے سامنے پیش ہے۔ احقر بندہ بھی اس خط کشمیر کا رہنے والا ہے۔ جن لوگوں کو تالیف و تصنیف کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ ایسے موضوعات پر یا ایسی شخصیتوں پر کام کرنا کسی نہ کسی حد تک آسان ہوتا ہے۔ جن کے متعلق کتابوں کا ذخیرہ موجود ہو لیکن جس موضوع پر سرے سے کوئی کتاب ہی نہ ہو اس پر قلم اٹھانا بہت مشکل کام ہے۔ کتاب لکھنے وقت راقم الحروف کو بھی اس قسم کی دشواری کا سامنا کرنا پڑا لیکن کچھ قلمی نسخے جو ہمارے اپنے بزرگوں کے تھے۔ زیادہ تر کشمیری زبان میں تھے جو کہ سمجھنے میں دشواری نہیں ہوئی کیوں کہ راقم کی مادری زبان کشمیری ہے۔ باقی اردو اور فارسی کی کتب سیر و تاریخ میں کشمیر کے بزرگوں کے حالات اور مختصر بیانات بکھرے پڑے ہیں۔ ان کو جمع کرنے کے لئے ایک ایک ریزہ چننا پڑا۔ اس طرح یہ کتاب تیار ہوئی جو تاریخین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

احقر نے پوری کوشش کی ہے کہ اولیاء کشمیر سیرت و سوانح کے خد و خال اجاگر کرنے کے لئے ان تمام وسائل سے کام لیا جائے جو میری دسترس میں ہیں۔ میں نے موصوف حضرات کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ ان کے وطن مالوٹ میں آمد ان کی تعلیم و تربیت، ریاضت، سیر و سیاحت، ازدواج، اولاد بزرگوں سے ملاقاتوں، سن پیدائش و وفات، مزارات کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اگر اس کے باوجود کوئی غلطی ہوگئی ہو تو بندہ کو خطا کا کراہیہ اطلاع

کریں تاکہ آئندہ نصیحت کی جائے۔ آخری گزارش یہ ہے کہ جس قاری کو اس چھوٹی سی کتاب کے مطالعہ کا موقع ملے تو وہ میرے والد گرامی خادم اولیا پرزادہ جلال الدین مرحوم قدس سرہ کے حق میں دعا خیر اور اس عاجز بندہ کے حق میں دعا خیر کریں اور نیک الفاظ سے یاد کریں دیگر اس کار خیر میں اپنے حب خادم الفقرا میاں نذیر حسین صاحب پر و پرائٹر نذیر حسن زار و بازار لاہور اور ان کے والد محترم مرحوم محمد یعقوب کے لئے بھی دعا خیر کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی دے ویسے بھی میاں صاحب دینی خدمات کا جذبہ رکھتے ہیں۔ بزرگان دین کے ساتھ ولی عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔ تصوف اور بزرگان دین کی سوانح حیات کی اشاعت ان کا خاصا ہے۔ و انھیں دعونا الحمد للہ رب العالمین

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا  
چون شوی دور از حضور اولیا

اول نشیند در حضور اولیا  
در حقیقت گشتہ دور از خدا

خاکبائے اولیا پرزادہ محمد طیب نقشبندی

## حضرت شیخ نور الدین عبدالرحمانی اسفہانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ احمد جورقانی قدس سرہ کے سرید تھے۔ اسفہان (ایران) کے مضامات میں ایک جگہ کسرق ہے وہاں پیدا ہوئے۔ آپ بڑے پایہ کے بزرگ اور مبلغ، موبہر دین تھے۔ کشمیر میں سب سے پہلے دین اسلام کی تبلیغ آپ نے کی۔ اور طالبان حق کو علم سلوک سے مالا مال کیا۔ عقیدت مندوں کو اسرار رموز سمجھانے میں بڑا انہماک اور توجہ فرماتے تھے۔ آپ کے بارے میں حضرت شیخ رکن دین علاؤ الدولہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہمارے زمانے میں نور الدین کا وجود مبارک نہ ہوتا تو راہ سلوک اس دنیا سے ختم ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمت سے یہ طریقہ تاقیامت تک جاری رکھے گا خطہ کشمیر میں وہ دراصل مجدد و طریقت تھے۔ کشمیر کا ہر فرد ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا دل و جان سے معترف ہے۔ آپ کا عرض بڑی عقیدت اور احترام سے منایا جاتا ہے۔ افسوس کہ آپ کی خدمات کا تذکرہ کسی تاریخ میں تفصیل سے نہیں ملتا حالانکہ آپ جیسے رہنما و رہبر کی زندگی پر مکمل تذکرہ ہونا چاہیے تھا۔ آپ کی پیدائش ۱۲۶۷ ہجری میں ماہ شوال میں ہوئی۔ ۵۸ سال کی عمر پاکر بروہہ کشمیر ۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام کشمیر میں ہے۔



## امام ابو صلیب حضرت شرف الدین بلیبل شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر جنّت بے نظیر کے مشہور معروف مشائخ عظام میں سے تھے۔ اصل نام شرف الدین تھا مگر بلیبل شاہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بلیبل کی وجہ تسمیہ مقبول کمرہ شاعر کشمیر اپنی بیاض برہان کشمیری منظوم میں لکھتے ہیں کہ آپ کے شانے پر ہر وقت ایک بلیبل مڑتا تھا۔ آپ جب نماز پڑھتے تو وہ آپ کے سر مبارک کے اوپر چکر لگاتا رہتا تھا۔ نعمت اللہ فارسی کے خلیفہ اور مرید تھے۔ آپ کی کوششوں سے خطہ کشمیر میں اسلام کا نور پھیلا۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ جس دور میں آپ نے کشمیر کی سرزمین میں قدم مبارک رکھا اس وقت کشمیر کا حکمران ریجن دیو تھا۔ اگرچہ وہ ہندو تھا مگر اس کا دل آپ کی توجہ کے فیض سے ہندومت سے متنفر ہو گیا اور آپ نے اپنے نور باطن سے اس کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔

آپ کشمیر میں ۲۵۰ھ میں آئے۔ بادشاہ کے مشرف بہ اسلام ہونے کی کہانی اس طرح ہے کہ وہ ہندو مذہب کی تعلیم پر غور و فکر کرتا تھا ہر مذہب کے علماء اس کے پاس آتے اور اپنے اپنے عقائد کا اظہار خیال کرتے تھے راجہ سب کی گفتگو سناتا رہتا۔ ایک رات وہ مختلف مذاہب پر غور کر رہا تھا اسے ساری رات نیند نہ آئی۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ علی الصبح جو

شخص سب سے پہلے میرے پاس آئے گا اسے حق پر سمجھوں گا چنانچہ علی الصبح وہ اپنے محل کی چھت پر کھڑا ہو گیا اور مغرب کی طرف نگاہ رکھی۔ عرب کے کبلی والے نے نظر کرم کی۔ جب اس کی نگاہیں دور دریا کے کنارے پر پڑیں تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص فرشتہ صورت بزرگ ایک پتھر کے مصلیٰ پر اپنے رب العزت کے حضور سر بسجود کھڑا نماز ادا کر رہا ہے۔ بادشاہ پر اتنا غلبہ اسلام ہوا کہ وہ اسی وقت چھت سے اترا اور اس بزرگ کی طرف چل پڑا۔ یہ بزرگ حضرت شرف الدین بلیبل شاہ تھے۔ راجہ نے جب انہیں پرسوز و گداز انداز میں نماز ادا کرتے دیکھا تو اس قدر متاثر ہوا کہ اسی وقت آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر لیا گناہوں سے توبہ کی اور واپس جا کر اس دن تمام گناہ اور دربار کے اسرار و زرا کو اسلام کی حکومت دی۔ چنانچہ وہ سب مسلمان ہو گئے حضرت بلیبل شاہ نے نو مسلم راجہ کو "سلطان صدر الدین" کے نام سے نوازا۔ چنانچہ اس نے اپنے پیرو مشرف حضرت بلیبل شاہ کے لئے ایک خانقاہ تعمیر کرائی۔ تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ خطہ کشمیر میں اہل تصوف کی یہ پہلی خانقاہ تھی۔ جسے تعمیر کیا گیا۔ اس خانقاہ کا اصلی نام بلیبل شاہ رکھا گیا جناب شاہ صاحب نے خانقاہ کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کرائی اور اہل کشمیر کے باشندگان کو تبلیغ دین کرتے رہے۔ بہاؤ الدین متو اپنے تذکرہ کشمیر میں لکھتے ہیں کہ جناب شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے انہی طاقت عنایت کی ہے کہ میں کھائے پینے بغیر زندہ رہ سکتا ہوں۔ اگر اس بدن سے جان چلی جائے تو بھی چل پھر سکتا ہوں۔ اس بدن ظاہری کے

ساتھ دارالبقا میں جاسکتا ہوں۔ اور اس کی حفاظت کر سکتا ہوں لیکن یہ  
تینوں چیزیں چونکہ سنت نبوی کے خلاف ہیں اس لئے میں کوئی کام سنت  
نبوی کے خلاف کرنا نہیں چاہتا۔ میرے نزدیک سنت نبوی پر اقامت  
اور اطاعت ہزاروں سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ آپ کی تاریخ وفات  
تواریخ اعلیٰ نے اس طرح لکھی ہے۔ سال تاریخ وصال حضرت شاہ  
بلبل قدس گفت خاص للہ ۲۷۰ھ۔ مزار مبارک مرجع خاص وعام ہے

## حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خطہ کشمیر میں ہمدان سے ۱۸۰ھ میں قنٹر لیف لائے آپ کے والد کرم  
کا نام شہاب الدین بن محمد تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت کے بارے میں  
کہیں تذکروں میں ذکر آیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت باسعادت  
رجب المرجب میں ہوئی اور جناب سید والا بھی ماہ رجب میں تولد ہوئے  
اس لئے آپ کو علی ثانی کہا جاتا ہے۔

دوسری وجہ ڈاکٹر سید امتون ظفر اپنے تذکرہ شاہ ہمدانی میں لکھتی  
ہیں کہ سید علی ہمدانی اپنی سیاحت کے دوران شیخ ابوسعید چشتی سے ملے۔  
اور خرقہ خلافت ان سے حاصل کیا تھا۔ حضرت شیخ ابوسعید چشتی کو خواب  
میں حضور پر نور صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی  
تھی کہ وہ بہت جلدی سید علی ہمدانی سے ملیں گے پھر موصوف کا تدارف کرتے

ہوئے فرمایا کہ وہ علی ہمدانی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ابوسعید چشتی نے  
عرض کی یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم وہ کب ظہور پذیر ہوں گے۔ حضور اکرم ص  
نے فرمایا کہ میری ہجرت کے ۱۳۰ سال بعد۔ عراق کے شہر ہمدان میں یہ استاد  
طلوع ہوگا آپ نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھوں کے نور اللہ کے  
محبوب اس کا کیا نام ہے؟ فرمایا علی ہمدانی علی ثانی آپ نے پھر گزارش کی۔  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اس وقت تک زندہ رہوں گا؟ آپ  
نے فرمایا میں بارگاہ الہی میں دعا کرتا ہوں کہ آپ ان کو ضرور ملیں گے۔ حضور  
پر نور نے دعا فرمائی وہ رب العزت میں قبول ہوئی۔ چنانچہ آٹھویں صدی  
ہجری میں شاہ ہمدانی نے ابوسعید چشتی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ رجب بروز پیر ۱۳۰ھ میں بمقام ہمدان  
عراق میں ہوئی آپ کا شجرہ نسب والد بزرگوار کی طرف چودہ پشتوں سے  
حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور والدہ کی طرف سے  
حضرت امام حسن علیہ السلام پر ختم ہوتا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سید  
شہاب الدین شہر ہمدان کے حاکم اور امیر تھے۔ اس لئے آپ کو بھی امیر  
کے القاب سے نوازا گیا۔ سید والا نے ۱۲ برس کی عمر میں تحصیل علم سے  
فراغت پائی۔ ابتدائی تعلیم اپنے خالو سید علاء الدین قدس سرہ سے  
حاصل کی۔ علم اخلاقیات کچھ اپنے خالو سے حاصل کیا اور کچھ اس وقت کے  
مشہور بزرگ حضرت شرف الدین مزدقنی سے۔

آپ بہت عرصہ تک ان کی خدمت میں کوشاں رہے۔ آپ جس وقت



اپنے پیرو مشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ چونکہ مہمان کے حاکم کے بیٹے تھے۔ اس لئے آپ سے حضرت شرف الدین مزدقانی نے فرمایا کہ اگر آپ بحیثیت آنا آئے ہیں تو میں آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں اور اگر بحیثیت خادم کے آئے ہیں تو پھر اس غلام کی خانقاہ کے خادم یا خاکروب ہیں اور اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے وقف کریں۔ حضرت امیر نے بلاچوں چرا آپ کی بیعت کر لی اور خانقاہ کی ملازمت میں مشغول ہو گئے۔ پہلے آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ تقی الدین دوستی کے تھے۔ ان کی رحلت کے بعد آپ حضرت شرف الدین مزدقانی کے حلقہ ارادت میں آئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے ان سے عرض کی کہ حضرت میرے لئے مزید کیا فرمان ہے تو حضرت شرف الدین محمود مزدقانی نے توجہ فرمائی اور حکم دیا کہ اب تم تمام جہان کی سیر کرو اور دنیا بھر کے اولیاء اللہ کی زیارت کرو۔ ہر ایک سے اپنا حصہ لو۔ چنانچہ آپ اپنے مرشد کامل کی وصیت کے مطابق روانہ سفر ہوئے۔ تین دفعہ تمام کائنات ارضی کی سیر کی اور ایک ہزار چار سو اولیاء عظام کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ایک مرتبہ آپ ایک ایسی مجلس میں پہنچے جہاں بیک وقت چار سو اولیاء اللہ موجود تھے۔ آپ نے ہر ایک بزرگ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ جب آپ نے وادی کشمیر میں قدم مبارک رکھا تو وہاں کی حالت ہی کچھ اور تھی۔ تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ خطہ کشمیر میں جس شخص نے سب سے پہلے اسلام کو عام پھیلایا وہ صرف سید امیر کبیر ہمدانی کی کوشش تھی آپ سے خطہ کشمیر کے عوام پوری جھپے اظہار اسلام کرتے تھے آپ

کے آنے سے وادی کشمیر میں اسلام اور تصوف آفتاب کی طرح چمکنے لگا وادی کشمیر کے لوگ اسلام قبول کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے آج تک آپ کی درس گاہ جو خانقاہ معلیٰ کے نام سے مشہور و معروف ہے مخلوق خدا کے لئے مشکل راہ و ہدایت ہے۔ جب آپ وادی کشمیر میں آئے تو آپ کے ہمرکاب سادات عظام کے سترافرو تھے۔ جو اپنے وقت کے اولیائے عظام تھے۔ سب عشق رسولؐ میں سرشار تبلیغ دین میں مصروف ہوئے۔ جناب امیر کبیر نے سرینگر محلہ علاء الدین پورہ میں سکونت اختیار فرمائی۔ دریا کے جہلم کے کنارے پر نماز باجماعت ادا ہونے لگی اور آپ کے لئے ایک خانقاہ بھی تعمیر کی گئی۔ آپ خود امامت کراتے تھے۔ سلطان شہاب الدین بادشاہ کشمیر کے بھائی سلطان قطب الدین آپ کے عقیدت مندوں میں تھا اور اعتقاد کے ساتھ رونما آپ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا سابقہ بادشاہ نے اپنی کم علمی کی وجہ سے دو سگی بہنوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھا ہوا تھا۔ حضرت کے دعوے اور نصیحت سے متاثر ہو کر اس نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر توبہ کی۔ شریعت محمدی وادی کشمیر میں روشن اس ہونے لگی۔ علاوہ انہیں آپ نے کشمیر کے رسم و رواج اور لباس کو جو اس وقت ہندو اور بدھ مت کے مطابق تھا ختم کیا اور کرتہ جس کو کشمیری زبان میں پھرن کہتے ہیں آپ کی بدولت مروج ہوا جو آج تک خطہ کشمیر میں مستعمل ہے۔ آپ کے مناقب اور ختم شریف اور اوراد آج بھی کشمیر میں بکثرت پڑھے جاتے ہیں۔ آپ کے خلفاء کی



بہت بڑی تعداد آج بھی اس خطہ جنت نظیر میں موجود ہے  
 آپ نے جب دوسری دفعہ کشمیر میں آکر اوراد فاتحہ کو پڑھنے کی  
 ہدایت فرمائی تو تمام کشمیریوں اوراد شریف بلند آواز سے گوکہ پڑھا  
 کرتے تھے جب آپ واپس ہوئے تو آپ کے بعد اس وقت کے  
 بہت بڑے اور مشہور بزرگ حضرت سید احمد کرمانی کا گروہ ہوا تو  
 آپ نے کشمیر کے باشندوں کو اوراد فاتحہ بلند آواز پڑھنے سے  
 روکا کچھ افراد تو روک گئے مگر کچھ نہ روکے اور بلند آواز سے ہی پڑھتے  
 رہے۔ جب حضرت سید احمد کرمانی قدس سرہ کشمیر سے واپس ہونے  
 لگے تو رات کو جناب سید امیر کبیر علی ہمدانی کو خواب میں دیکھا کہ ایک ہاتھ  
 میں تلوار تھی اور دوسرے میں نیزہ تھا تو سید احمد کرمانی نے عرض کی یا حضرت  
 مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے کہ اتنی منازل رہی سن۔ آپ نے فرمایا کہ جا کر  
 تلوار سے تمام خطہ کشمیر کے لوگوں کے سر تلیم کر دیا گھر گھر جا کر اوراد نتیجہ کی  
 بلند آواز پڑھنے کی تاکید کرو جب آپ میدان ہوئے تو اس وقت گھر گھر  
 گلی گلی قریہ قریہ جا کر اونچی آواز سے پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور خود بھی  
 ساتھ ہو کر پڑھتے رہے۔

آپ کا وصال مبارک ۱۲۸۶ھ ۵ جمادی اول میں ہوا اور خزان  
 اپنے آبائی گاؤں میں مدفون ہوئے۔ یہاں بریان کشمیری وفاداری میں  
 مدح شریف جو آپ کے ختم شریف کے بعد بلند آواز سے پڑھی جاتی  
 ہے۔ اس کا قلمی نسخہ نابھہ مولف کے پاس موجود ہے جو درج ذیل ہے۔

تازہ درگ فانی - میر سید علی ہمدانی - یعنی آن بانی مسلمانی میر سید علی ہمدانی  
 بدخشم گناہ صغیر و کبیر - توہی مدعا یا یا امیر کبیر - باہی بنوایا امیر کبیر -  
 توہی زبہ آل خوالا نام رسول خدا یا امیر کبیر - توہی ثانی حیدر سے نام دار -  
 علی مرتضیٰ یا امیر کبیر - توہی نور چشم امام حسینؑ - شاہ کربلا یا امیر کبیر  
 بود گرو راہی تو دریدہ ام - بہ از طوطیا یا امیر کبیر - توہی درو زندان آفاق  
 دوا و شفا یا امیر کبیر - شدہ بندہ بند کفایت گان - بصدق و صفاء یا امیر کبیر -  
 شدہ قائم نعم جان کمان - ز بار و جفا یا یا امیر کبیر - راہ راستم از کین کمر کم -  
 توہی حق نمایا امیر کبیر - بکنے دینگی کہ در ماند گانی - ز روجز یا یا امیر کبیر  
 علیک الصلوٰۃ علیک السلام - علیک الشفا یا یا امیر کبیر

## حضرت شیخ العالم شیخ نور الدین ریشی عرف نور الدین ولی

آپ خطہ کشمیر کے سب سے پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے غار میں چلے کیش  
 کی۔ پہلے آپ دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے تھے لیکن آخر تک  
 جنگل میں آگئے اور ۴۴ سال تک غار میں رہے ان چالیس سالوں میں آپ  
 نے طعام نہیں کھلایا صرف کانیسی کے پتے کھا کر گزارہ کرتے وہ بھی ۱۰ یوم

کے بعد ہمیشہ روزہ رکھتے آپ کی نسبت راجگان کشتواڑ کے خاندان سے ہے آپ کے والد بزرگوار پہلے ہندو بنے تھے۔ ان کا نام سلاہ ستر تھا انہوں نے یاسمین ریشی بزرگ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور نائب ہو کر ہمیشہ عبادت الہی میں مصروف رہتے۔ بابا یاسمین ریشی نے آپ کے والد گرامی کا نام سلاہ دین ریشی رکھا۔ آپ بمقام کیوہ قصبہ جو کشمیر میں ایک قریہ ہے۔ ۱۶۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سدرہ ماجی تھا۔ آپ بھی بڑی زاہدہ اور نیک تھی۔ آپ راجہ کشتواڑ کی دختر نیک اختر تھیں۔

لہ عارفہ نے آپ کے پیدا ہونے سے پہلے پیشگوئی کی تھی ایک لڑکا سدرہ ماجی کے گھر پیدا ہوگا وہ مادر زاد ولی ہوگا چنانچہ آپ جب پیدا ہوئے تو ۱۵ دن تک دو دھ نہیں پیا۔ پانچ دن کے بعد لہ عارفہ کا گھر ادھر ہوا وہ آپ کے پاس آئیں اور آپ کو دو دھ پلانے لگیں تو آپ نے پیا۔ پھر لہ عارفہ نے آپ کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم کو شرم نہیں آتی میں تمہاری ماں تو نہیں اپنی ماں کا دو دھ پیو چنانچہ اس ارشاد کے بعد آپ اپنی ماں کا دو دھ پینے لگے۔ آپ نے لہ عارفہ کی شناخت کوئی کشمیری شاعری میں کئی ہے اور بہت جگہ انہیں لہ ماں جی مخاطب کر کے یاد کیا ہے۔

حقیقت میں شیخ العالم ریشی فرقہ کے بانی مانے جاتے ہیں جو عروج آپ کی ذات بابرکات سے ریشی قبیلہ کو حاصل ہوا تھا پہلے کسی اور کو نہ تھا مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی آپ کے عقیدت مند تھے وہ آپ کو نندریشی کہتے تھے آپ کو نعت گوئی کا بھی شوق تھا۔ آپ کا تمام نعتیہ کلام چونکہ کشمیری زبان میں

ہے اس لئے وہ پردہ اخفا میں رہا۔ آپ کے نام کا سکھ بھی زین العابدین بدشاہ نے رائج کیا تھا۔

آپ جامع علوم ظاہری باطنی منظر تجلیات صوری و معلوی میں طلاق تھے رضیات میں یگانہ آفاق تھے آپ مرید و خلیفہ حضرت سید میر محمد بن سید علی ہمدانی قدس سرہ کے تھے صاحب تواریخ لکھتے ہیں کہ جب سید میر محمد ہمدانی حج کو تشریف لے گئے تو شیخ العالم نور الدین ولی بخدمت میر سید حسین سمنانی و شیخ بہاؤ الدین کشمیری و شیخ سلطان پکلی و بابا حاجی ادم کشمیری خدمت میں حاضر ہو کر کامل علوم حاصل کر کے قطب الاناف خطاب پایا۔ صاحب تواریخ اعظمی لکھتا ہے کہ شیخ نور الدین مادر زاد ولی تھے جب آپ اپنی ماں کے بطن میں پرورش پا رہے تھے تو رجال الغیب آپ کی والدہ کے پاس آکر سلام کہتا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد تو بہت ہے لیکن یہاں چند مشہور خلفاء کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

بابا زین الدین - بابا بام الدین - بابا شکر الدین - بابا لطیف الدین - بابا دریا الدین - بابا ناصر الدین - بابا شرف الدین - بابا نجم الدین - بابا قیام الدین - بابا روپی ریشی - آپ کے شعر بڑے سوز اور درو کے ہیں آپ کی ایک مناجات برہان کشمیری میں ہے۔ جو آپ نے مرنے سے پہلے لکھی تھی۔ اس کے چند شعر بطور نمونہ درج ہوئے تاکہ ناچیز کے پاس موجود ہے، بیشتر خدمت ہے۔



لوچیار راو نیم منز غفلتس  
وین پیام ڈہت گریک فونون

بڈھند سو داکیاہ عبادتس

لا کا ڈگراؤ تنس نس حضرتس  
عرضن میاہن کر دستخط  
ہندہ ریشون تھا ورنہ اندہ جلتس

جوانی میں غفلت اور آوارگی میں گزاری  
ابھی ہوش آیا جیسے زخم پر نمک  
پڑتا ہے۔

اگر بھڑھا ہو کر عبادت کرنے لگا تو  
اس کا کوئی فائدہ

اے ہوامیری عرض ہے جا حضور اکرمؐ  
کے پیش کردہ کہ میری عرض پر دستخط  
کریں تاکہ میں جنت کی ہوا سے  
دور نہ رہوں۔

وقت آخر جب آپ نے یہ پُرسوز و پُرگزار مناجات پڑھی تو آپ  
کے خلیفہ خاص بابا نصیر الدین دیشی نے جو اس وقت موجود تھے عرض کی کہ  
حضرت آپ کی کوئی آخری آرزو ہو تو ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میری  
آرزو اللہ اور اس کے رسول ہیں۔ غیر اللہ سے مجھے کوئی واسطہ نہیں۔ اس  
موقع پر آپ نے تین دفعہ حق۔ حق۔ حق، کاغیر مارا اور جانِ جاں آفرین  
کے حوالے کر دی۔

ز شمس العارفین جوار تحالش دربارہ ہادی حق نور پر نور

آپ کی وفات ۸۴۳ ہجری میں ہوئی مزار مبارک چٹاوشریف  
میں سری نگر کے قریب واقع ہے

## حضرت سلطان العارفین محبوب العالم شیخ حمزہ کشمیری رح

آپ کا شمار کشمیر کے مشہور و معروف اولیاء عظام میں ہوتا ہے۔ آپ کا  
نسب تعلق مولچندرخاندان سے ہے والد بزرگوار کا نام ملک عثمان ربینہ تھا۔  
آپ کا خاندان حضرت شرف الدین عرف بلبل شاہ کے دست مبارک پر اسلام  
سے بہرہ ور ہوا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے حمزہ ربینہ بن ملک عثمان ربینہ بن  
زیتی ربینہ بن ملک جہانگیر ربینہ بن موسیٰ ربینہ بن ملک احمد ریتو ربینہ بن  
سنجر ربینہ بن بہت ربینہ بن چند عرف رام چند ربینہ۔ سلطان العارفین  
شیخ حمزہ محدومی سنہ ۱۰۰۰ھ میں بمقام تاجر پرگنہ اوتہر ٹھہری پورہ میں پیدا ہوئے  
تذکرہ نویس ربینہ کی وجہ تسمیہ اس طرح لکھتے ہیں کہ ربینہ مدار الہام کو کہتے  
ہیں۔ یہ زمانہ راجہ سہہ دیو کا تھا جس کو تذکرہ نویسوں نے سہہ ٹ بھی لکھا ہے  
جب کشمیر پر ذابچو عرف ذوالقدر خاں نے غلبہ حاصل کیا تو راجہ سہہ دیو  
کشتواڑ بھاگ گیا اس کا وزیر رام چند رگنگا کے قلعہ میں چھپ گیا۔ جب  
ترکی فوج تباہ ہونے پر وزیر رام چند نے حکومت منان اپنے ہاتھ  
میں لی اور کچھ جینے بھی نہ گزرے تھے کہ ربیعن شاہ نے رام چند کو قتل  
کر کے حکومت اپنے قبضہ میں لے لی اور رام چند کی بیٹی کوٹ رانی سے  
شادی کر لی۔ اس کے بیٹے کلاوند چند کو وزیر بنا کر اسے جاگیر عطا کی۔  
اور اس کو دین اسلام کی طرف توجہ دلائی چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا



کے پاس دہلی روانہ کیا۔ چنانچہ شہنشاہ اکبر نے کشمیر کو اپنی سلطنت میں داخل کیا اور اس طرح ان بزرگوں کی کوششوں سے کشمیر کو فخریہ پرستی سے نجات حاصل ہوئی۔ خطہ کشمیر میں آپ کے بہت خلفاء و مرید ہیں۔ بابا نصیب الدین غازی، بیجاری، بابا داؤد خاکی نے آپ کے نام پر ایک تذکرۃ العارفين بربان کشمیر لکھی ہے آپ کے خالص خلفاء کے اسم گرامی یہ ہیں۔

حضرت بابا داؤد خاکی - نوروز ریشی - میر حیدر تارہ ہلی - شیخ احمد چاگلی مہدی ملک - شیخ محمد اسلام - شیخ زیتونی ریشی - خواجہ عبداللہ آشتیانی - مولانا شاہ دولت اللہ - شیخ کینکی ریشی - شیخ بابا علی ربینہ - ملا عبدالعزیز مولوی ابراہیم شیخ محمد یادی اور بابا نور الدین - آپ کے ان خلفاء میں بابا داؤد خاکی نے بڑی شہرت پائی تمام کشمیر میں آپ کے عقیدت مندوں کا زور ہے اس کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ تمام منطقہ آباد ضلع کے لوگ آپ کے ختمات و وظیفہ باننا عذگی سے ہرماہ کرتے ہیں۔ آپ کی بہت کراہتیں بھی زبان زد خلایق ہیں۔ آپ کی ایک پیکر امت بہت مشہور ہے کہ جب آپ زہد باہ انکار و اذکار میں مصروف ہوئے تو آپ کے خاندان کا ایک فرد کو کہ ربینہ نامی تھا جو بڑا بار سوخ اور چال باز آدمی تھا اس نے آپ کو دیوانہ مشہور کر کے ہند نام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ وہاں سے چلے گئے اور ایک پہاڑی کے دامن میں چھپ گئے جب وہاں بھی لوگوں میں چرچہ ہوا تو آپ کو خاندان والے گھر لے جانے کے لئے آئے لیکن آپ نہ گئے۔ آپ نے اپنے مخالفین کو بڑا عداوی - کو کہ ربینہ کی اولاد اب

اور ربینہ کے خطاب سے نواز گیا۔ اس خاندان کے لوگ پشت در پشت بڑے بڑے بھدوں پر فائز رہے۔ سلطان العارفين کا شیر خوارگی سے لے کر تادم زبیرت فقیروں اور بزرگوں سے تعلق رہا۔ آپ کی تمام زندگی میں کوئی یہ ثابت نہ کر سکا کہ آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہو۔ حضرت شیخ حمزہ مخدومی نے جب مکتب جانا شروع کیا تو ایک دن راستے میں بچوں کے ساتھ گلی ٹوٹا کھیلنے لگے۔ آپ کے والد بزرگوار اچانک وہاں سے گزرے اور آپ کو زور کو بکھا۔ آپ نے ہمیشہ کے لئے کھیل کود سے توبہ کی اور تحصیل علم میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے دادا زیتونی ربینہ آپ کو شہرے گئے اور حضرت بابا اسماعیل انجاری کے بیٹے بابا فتح اللہ کی خدمت میں جو ربینہ قبیلہ کے بیڑ لقیقت تھے، کی خدمت و اقدس میں پیش کیا۔ آپ ایک برس تک ان سے قرآنی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد شمس چک کے مدرسہ میں بیس برس تک دینی تعلیم سے استفادہ کرتے رہے یہاں آپ نے فقہ و حدیث منطق تفسیر فلسفہ اخلاقیات اذکار اور تصوف تمام علوم دینی سے اپنے دل و دماغ کو روشن کیا۔ سلطان العارفين حمزہ مخدومی بڑے روشن خیال بزرگ تھے۔ آپ کو شیعہ و سنی فسادات کے دوران علی شاہ چک نے قید نظر بند بھی کیا تھا۔ پھر آپ کے ایک دوست خواجہ طاہر رینق آشتانی جب آپ سے ملاقات کے لئے قصبہ ہمیرو گئے تو حمزہ مخدومی صاحب نے ان کو ہمراہ ملا یعقوب صوفی شیخ العلماء بابا داؤد خاکی - شیخ احمد چاگلی - مہدی ملک وغیرہ اکبر شاہ کے پاس دہلی روانہ کیا چنانچہ شہنشاہ اکبر

بھی موجود ہے۔ اس بدو عا کا اثر یہ ہے کہ وہ لوگ بوڑھے جلدی ہو جاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کو کون کی زندگی میسر نہیں آتی۔ ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔ آپ کے بھائی بابا علی ربینہ بھی بڑے بزرگ تھے اور آپ کے خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے آپ کے تذکرہ میں ایک کتاب تذکرۃ العارنین“ فارسی میں لکھی ہے۔

تمام کشمیری لوگ مشکل اور سخت کام میں آپ کا ذلیقہ اور ختم شریف پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سائل کی مشکل آسان کر دیتا ہے۔ آپ کے ایک مرید سکین شہنا اللہ کہ پیری نے آپ کی منقبت لکھی ہے جو کہ آپ کے عقیدت مندوں میں محبوب اور مشہور ہے اس کے چند اشعار بر زبان کشمیری بطور غونہ پیش خدمت ہیں۔

### کشمیری

غمگین و دلناشاد چھم  
سلطان مہاتو داد چھم  
دربار چانک پھوس مرید  
تنت و انتوی زونیم مرید  
سید جلال اجداد چھم

### اردو ترجمہ

غم زوہ ہوں ناشاد  
میری دراکی دوا تو ہے  
تیرے دربار کا مرید  
دلیں پہنچنا میری غید ہے  
اولاد میں سید جلال کی ہوں

کچھ نہ تھا جس قسم کا بیمار آتا تھا اچھا ہو کر جاتا تھا۔

سلطان العارنین نے بعد علی شاہ چک کے اس دنیا فانی سے زوت سفر باندھا اور جان مالک حقیقی کے حوالے کی آپ کا وصال مبارک ۵۹۸۳ھ ماہ صفر ۲۲ میں بمقام سرنگم میں ہوا۔ سادہ سچ وصال آپ کے خلیفہ خالص شیخ العلماء بابا داود خاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف قصیدہ درد المریدین میں اس طرح لکھی ہے۔

شیخ حمزہ مرشد والا گھر فوت شد در لبت و چہارم از صفر  
زنت اکمل یافت فضل کردگار عاقبت در نہ صدو ہشتاد و چار  
(قصیدہ درد المریدین کا پہلا شعر)

شکرہ للہ حال من ہر لحظہ نیکو تر شدہ است  
شیخ شیخان شیخ حمزہ چون مرا بہر شدہ است



آپ کا مزار مبارک قلعہ ہری پربت کوہ دارال پر ہے مزار شریف کے باہر آپ کے روحانی عقیدت مند شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر کا مزار بھی ہے اور احاطہ کے اندر میگیم امیر شہر علی خاں مرحوم کی قبر ہے۔ آپ کے آستانہ کے قریب ایک حمام بھی ہے۔ جس کو عقیدت مند مرد اور عورتیں مشکوں اور گھڑوں سے بھر دیتے ہیں۔

بابا داود خاکی لکھتے ہیں کہ بکثرت افکار و شب بیداری کے اور رات دن نالہ گریہ زاری کے مفزع مر مبارک کا گذار ہو گیا سوائے ہڈیوں کے



ماہر محتاج تو حاجت روا  
 کا ستم علم آسٹم راضی شہاہ  
 چاند دربار نیک گدا چہا روا  
 از کر موبم نہر از کریم حاجب روا  
 المدد یا شیخ حسنہ پیر ما  
 پس کر تم از براے مصطفیٰ  
 در بدر فیرن تر نیرن چھا روا  
 المدد یا شیخ حسنہ پیر ما  
 ترجمہ :- تو تمام کی حاجت روا کر۔ علم آزاد کر راضی رہے۔  
 تیرے دربار کا گدا ہو کر در بدر پھر نا اچھا ہے۔



## ابوالفقر شیخ العلماء بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خط بے نظیر کے بلند مرتبہ اولیاء کرام میں تھے۔ سر ینگر کے گنائی  
 خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ملا یعقوب صرفی کے خالہ زاد  
 بھائی تھے۔ انیس کرسی تذکرہ میں آپ کے مفصل حالات نہیں ملے۔ آپ  
 کو چھوٹی عمر میں ہی حصول علم کا شوق تھا محد علاؤ الدین پورہ خالقاہ معلیٰ کے  
 پاس ایک مدرسہ ہوتا تھا وہاں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ صدر  
 مدرس جن کا نام گرامی سید اسماعیل بھٹانی تھا۔ آپ کے ساتھ بڑی محنت  
 کرتے تھے اور بڑی جاں فشانی سے آپ کو پڑھایا۔ قرآن مجید آؤند ملا فیہ  
 کو ہامی سے حفظ کیا تاریخ التحصیل ہونے کے بعد آپ بادشاہ وقت کے

اتباق اور استاد مقرر ہوئے۔ ایک دن اچانک سلطان الغارین شیخ  
 حمزہ مخدومی سے راستے میں ملاقات ہوئی۔ مخدوم صاحب کی ایسی توجہ  
 ہوئی کہ تمام عیش و آرام سے بے پرواہ ہو گئے اور خدمت مرشد میں حاضر  
 ہو کر غرق خلالت حاصل کی تاحیات مرشد۔ انکی سواری کے آگے آگے  
 دوڑتے پھرتے تھے۔

مرشد کی نظر کرم اتنی ہوئی کہ فنا فی الشیخ ہو گئے اور انہوں نے امام اعظم  
 ثانی کے خطاب سے نوازا۔ فنا فی الشیخ ہونے کے باوجود تالیف کا سلسلہ  
 بھی جاری رہا۔ مرشد کے حالات زندگی پر کتاب ”ذوالمریدین“ اور اس کی  
 شرح دستور اسالین تحریر فرمائی اس کے علاوہ قصیدہ جلالیہ اور رسالہ  
 عالیہ ”مخدوم جہانیاں جہان گشت“ کے نام پر آپ ہی کی تصانیف ہیں۔  
 مخدوم صاحب کے علاوہ حضرت سید احمد کرمانی اور میر سید اسماعیل شانی  
 اور مولانا شیخ محمد مخدوم جیسے بزرگوں سے بھی فیض حاصل کیا پھر حکم مرشد  
 سیروسیت کے لئے نکلے کشمیر سے ہندوستان اور لاہور میں حضرت  
 ابی شاہ خاوند محمود رحمۃ اللہ علیہ و آقا گنج بخش رحمۃ اللہ شفا محمد عورت رح  
 محمد باقر نقشبندی کشمیری اور میاں میر بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت  
 سے مشرف ہوئے۔

مکان میں شاہ رکن الدین سہروردی اور دیگر بزرگان اولیاء کی زیارت  
 سے بھی مستفیض ہوئے اور تمام حضرات سہروردیہ کی زیارتیں کیں۔ وہاں  
 سے اوتج شریف آئے اور حضرت جلال الدین جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ



کی زیارت سے مشرف ہوئے اور بے اندازہ فیض و برکات حاصل کئے۔ اسی دوران آپ نے قصبہ جلالیہ تالیف فرمایا۔ جب قاضی موسیٰ شہید کو چک بادشاہ علی شاہ ثقیہ القلی نے شہید کیا تو آپ کو بڑا دکھ ہوا۔ چنانچہ آپ حضرت یعقوب مرفی کے ہمراہ داروہند ہوئے اور اکبر بادشاہ کو کشمیر کی دردناک کہانی سنائی۔ اس نے قاسم خاں رنوی کی سرکردگی میں فوج دے کر کشمیر بھیجا اور اس خطہ کو آزاد کر کے مسلمانوں کے زیر اثر کر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کیا۔ آپ جب کشمیر سے نکلے تھے تو عہد کیا تھا کہ جب تک چک قوم کی بادشاہت ختم نہ ہوگی۔ کشمیر واپس نہیں آؤں گا۔ چنانچہ جب چک قوم کی حکومت نیست و نابود ہوئی تو آپ پھر واپس کشمیر آ گئے۔

۹۹۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار مبارک مرثرہ کے پاؤں کے قریب ہے۔ آپ کے دو مشہور خلفاء ہیں۔ جنہیں بہت شہرت حاصل ہوئی۔ خواجہ محمد یار سہ۔ ابو الفکر بابا نصیب الدین۔



## ابو الفکر بابا نصیب الدین غازی بھجاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے مشائخ عظام و کرام میں مرتبہ ابدالیت رکھتے ہیں۔ مقام بھجیارہ میں جو کشمیر کا ایک قصبہ ہے۔ سلطان علی چند کے دور میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام شیخ حسن تھا۔ عہد خورو سالی میں ہی صحبت مشائخ میں رہا کرتے۔ آخوند ملا یوسف گنائی کو لمبی سے قرآن شریف کی تعلیم حاصل کی فقہ تفسیر حدیث دینی و مذہبی علوم ملا آخوند کمال الدین کشمیری سے حاصل کئے بعد ازاں حضرت بابا دادو خاکی ندس مرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرقہ خلافت حاصل کیا۔ تمام عمر شریف ترک الدنیا میں رہے بلکہ آپ نے غذا سے بھی پرہیز رکھی۔ موسیٰ پتے کھا کر گزارا کرتے تھے کہ نہ ٹھنڈا پانی پیتے نہ گوشت کھاتے نہ روٹی۔ جو اپنی غذا بناتی وہ بھی کئی دن کے بعد کھاتے تھے۔ صوفیائے اور علماء کی خدمت میں مصروف رہتے مساکین، غریب، فقر اور مسافروں کی خدمت شعار بنائے رکھا۔ صاحب قاریج دیہری علی لکھتے ہیں کہ آپ نے شہروں اور دیہات میں جاکر تبلیغ دین کی اور وہاں مساجد خانقاہیں اور دینی ادارے قائم کئے ہندو رسومات و بدعات کے لئے اعلانیہ بے خوف کوشاں رہے تقریباً دو لاکھ سے بھی زیادہ آدمیوں کو اپنی ارادت مندی میں داخل کیا۔ آپ کی تمام عمر شریف میں ایک دم بھی ایسا نہ گزرا۔ جو یاد خدا سے غافل ہو۔ آپ باکرہ است ولی اللہ تھے۔

آپ کی ایک کرامت بہت ہی مشہور ہے کہ آپ کا ایک لڑکھنڈہ نقل کے  
لبس میں پھنس گیا تھا اور سخت دیر پہنچا جانے والا تھا کہ اس نے  
آپ کی طرف توجہ کی آپ نے روحانی طور پر نظر عنایت کی اور وہ بچ نکلا۔  
آپ کے خلفاء کی بہت بڑی تعداد ہے جو کہ بہت مشہور اور معروف  
ہوئے ہیں۔ چند حضرات کے اسم نامے گرامی یہ ہیں۔

خلیفہ خاص حاجی بابا کشمیری مجدد - عارف باللہ بابا عبداللہ  
غازی - حضرت شیخ یعقوب - بہرام شیخ قدس سرہ - بابا داؤد مشکواتی  
قدس سرہ -

آپ کو شاعری سے بھی بڑی دلچسپی تھی اور آپ کا زیادہ تر کلام عارفانہ  
تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقبت اور نعت گوئی فارسی و  
کشمیری میں ملی جلی ہے۔ چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں جو کہ مولف  
کے پاس اپنے بزرگوں کی بیاضی سے نقل کئے گئے ہیں۔

یا ہوباسن لا الہ الا ہونام از تو چند سوزم در فراقت یا محمد مصطفیٰ  
کام از تو خاص از تو عام از تو کی یہ بنیم من خجالت یا محمد مصطفیٰ  
صبح از تو شام از تو دنیا فانی صد بہارن ہجومن صد چاک کردہ بہر  
باقی تو از تو دنیا فانی باقی تو جان فشاں بہر خاک راجت یا محمد مصطفیٰ

منظری دنیا توئی تا چند ہاشی میکندہ

انتظار ندا قیامت یا محمد مصطفیٰ

۱۔ برگہ نامہ فی الحاجات

ذکر از تو نکر از تو ذوق از تو شوق از تو از تو سوز از تو درد از تو دنیا فانی باقی تو  
عاجل از تو عاصیا نو خاسق از تو جاہلان یا حبیبی یا معنی یا شفیع المدینین  
ہمیزہ بریان دیہہ کہ بان دلکبا دھجے نو اسلام والسلامت یا عسہ مصطفیٰ  
من بدر دنیا مست کشم شہہ کرم از تو عاشقان از ندامت یا محمد مصطفیٰ  
چون یقینم میکند از ندکین بیکر و من پس کریم از خجالت یا محمد مصطفیٰ  
پاس کریم تو کریم حمایت یا محمد مصطفیٰ



آپ کی تصنیف نورنامہ یا ہاشی نامہ ہے۔ اس میں آپ نے شیخ  
نور الدین ولی اور حضرت ایشیا المعروف خاوند محمود کے حالات درج کئے  
ہیں۔ یہ قابل قدر کتاب کشمیری زبان میں ہے۔ ایک غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا  
ہوں کہ کئی تذکرہ نویس اور مورخ حضرات نے اس کتاب کو شیخ نور الدین کی  
تحریر کردہ فارسی زبان میں لکھا ہے لیکن یہ صریحاً غلط ہے۔ حالانکہ یہ کتاب  
آپ نے ہی شیخ العالم کے حالات پر لکھی ہے جو زبان کشمیری میں ہے۔  
بابا صاحب کے بارے میں ہی جناب مخدوم صاحب صحرہ نے فرمایا تھا کہ  
جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب نصیب الدین کا ہے اس کا وارث نہیں  
وہ ہے وہ میرا بیٹا ہے آپ کی وفات ۱۰۴۱ھ حجہ ماہ محرم کی ۱۳ تاریخ کو  
ہوئی مزار مبارک کشمیر بجاڑہ میں ہے۔



## خواجہ نور محمد کلاشیوی قدس اللہ سرہ

آپ خط کشمیر کے مشہور و معروف اولیاء عظام اہلکار ہیں سے ہیں۔ آپ رئیس کشمیر کہلاتے تھے شروع میں کشمیر میں تجارت کرتے تھے اور ملک التجار کے لقب سے نوازے گئے۔ آپ نے درس و تدریس اور خرقہ خلافت کا سلسلہ نقشبندی کے مشہور بزرگ حضرت ایشیاں المعروف خاوند محمود رحمۃ اللہ سے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ مدائید محمد شاہ بدخشی کی بااثر صحبت سے بھی استفادہ کیا۔ بچپن میں ہی صحبت مشائخ اولیاء میں رہا کرتے اور ان کے ارشاد انت گرامی سے فیض یاب ہوتے۔ آپ نے شہاب الدین ابوالمظفر شاہ جہاں کے دور میں ۳۳۰ھ میں وفات پائی مزار مبارک کشمیر میں زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ آپ کی پہلے اولاد کوئی نہیں تھی جب آپ نے حضرت ایشیاں سے خرقہ خلافت حاصل کیا تو ان کی نظر عنایت سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا جس کا نام حضرت ایشیاں خاوند محمود ابراہیم نے ابوالفتح کھور کھواہ ماوراءہ ولی تھا۔ آپ کے بعد انہوں نے نام روشن کیا آپ کا مزار مبارک بھی کشمیر میں واقع ہے۔



## خواجہ داؤد بابا مشکواتی رحمۃ اللہ علیہ السلام

آپ کشمیر کے بڑے بلند پایہ بزرگ اور محدث تھے آپ کو تمام شکوۃ شریف زبانی یاد تھی جس کی وجہ سے آپ کو مشکواتی کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام مسعود غوری تھا۔ آپ کے جلا اعلیٰ دہلی سے کشمیر آئے تھے۔ اور منصب سپہ سالار و مدار العمام پر مقرر ہوئے آپ ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی کے مرید اور خلیفہ تھے بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ عطا کے پند نامہ میں منطق الطیر کے طرز پر ایک کتاب بھی لکھی جو کشمیر میں آج بھی دستیاب ہے۔ افسوس کہ آپ کے تفصیلی حالات کسی تاریخ سنائندکرہ میں نہیں ملتے۔ آپ نے ۱۰۹۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار شریف بجیارہ کشمیر کے قریب میں واقع ہے۔





## حضرت شیخ یعقوب صرنی مامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے محدث و متفکر اور پایہ کے ادیب و کرام میں سے گزرے ہیں بلکہ آپ کو شیخ الاسلام کہنا بجا ہوگا۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ کا تذکرہ دربار اکبری تاریخ پنج پاک و ہند میں جگہ جگہ ملتا ہے آپ کو اکبر بادشاہ کے دور میں حاجی ثانی کے خطاب سے نوازا گیا۔ آپ کا تعلق کشمیر کے مشہور گٹائی خاندان سے ہے۔ والد گرامی کا اسم مبارک تھا جس کا معنی تھا جو کس تعداد کے محتاج نہیں۔ کشمیر کے اکابر امرا میں سے تھے۔ آپ ۹۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کیا اور پھر تحصیل علم حضرت مولانا حاجی کے شاگرد و رشید مولانا محمد رحمۃ اللہ سے کی اور بارگاہ استاد سے حاجی ثانی کے لقب سے نوازے گئے۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد راہ سلوک میں قدم رکھا تو ریاضت و عبادت میں مشغول ہو گئے۔ روحانی حقیق حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی سے حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت مخدوم شیخ حسین نورانی کی بیعت کا ارادہ کیا مگر آپ کے والد گرامی اور استاد محترم کو خطہ لاحق ہوا کہ کہیں امیر کبیر علی ہمدانی اس میں مانع نہ ہوں چنانچہ آپ تمام خطرات سے بے پروا ہو کر کشمیر سے سرفراز شریف لے گئے اور حضرت شیخ خود نے کی خانقاہ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت شیخ کو

آپ کے آنے کا نور باطن سے حال معلوم ہوا۔ تو وہ آپ سے ملنے کے لئے باہر تشریف لائے۔ اور اپنے ہمراہ خانقاہ کے اندر لے گئے اور اپنے حلقہ اراوت میں داخل کر کے خانقاہ کے لشکر کے لئے لکڑیاں لانے پر معذور کیا۔ آپ نے تھوڑے عرصہ میں ہی راہ سلوک طے کر کے مرشد سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعد خلافت مرشد کامل نے واپس کشمیر رخصت کیا کہ جا کر خدمت اسلام میں مصروف ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تصرفات کے دروازے کھول دیئے۔ طالبانِ حق و جوق و جوق آکر آپ سے بیعت ہوئے اور روحانی دولت سے مالا مال ہوئے۔ آپ دو دفعہ حج بیت اللہ کے لئے گئے مدینہ منورہ کے بہت روحانی پیشواؤں کی مجلس کی راضی و خفا سے جب آپ واپس آئے تو اس وقت چک قوم کی بادشاہیت کشمیر میں تھی اور سنی شیعہ فسادات بڑے پیمانہ پر تھے۔ آپ نے بڑی کوشش کی لیکن جب قاضی موسیٰ شہید کو علی چک بادشاہ کشمیر نے قتل کر کے باغی کے ساتھ باندھ کر سارے شہر بھرا تو آپ کو بڑا رنج و دکھ ہوا۔ چنانچہ آپ ہمراہ شیخ العلماء بابا داؤد خاکی و بابا اسماعیل اسپاری اور بابا مہدی سہروردی کے دہلی آکر اکبر بادشاہ سے ملے جس نے کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے لشکر بھیجا آپ اس لشکر کے ہمراہ تھے۔ بڑی جانفشانی اور کوشش سے کشمیری مسلمانوں کو نجات دلائی اور کشمیر مسلمان حکمران کے زیر اثر آ گیا۔ کشمیر آکر آپ نے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور بقایا عمر بدایت خلق میں گزار دی آپ شاعر ہونے کے علاوہ بڑے پایہ کے مفسر بھی تھے۔ آپ کی بہت سی تصانیف کا ذکر

بھی تاریخ نویسوں نے کیا ہے۔ کچھ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ ہیں۔ تفسیر قرآن۔ منسلک اخبار اعلیٰ محضوں۔ مفارزی النبوت مقالات مرشد مناسک حج شرح صحیح بخاری جو طبع ہو چکی ہیں۔

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے روحانی پیشوا تھے۔ ہمالیوں بادشاہ کو آپ سے ولی عقیدت تھی۔ اکبر اعظم نے بھی اکثر آپ کو اپنی مجالس میں شریک کر کے طرح طرح کی مراعات سے سرفراز فرمایا۔ مثلاً عبدالقادر بدایونی سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے انہوں نے آپ کی خدایات پر منتخب التواریخ جلد سوم صفحہ ۱۲۲ پر بڑی روشنی ڈالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ یعقوب صرفی قابل گئے وہاں مولانا جلال الدین دوانی و میر عبداللہ اور ابو المعالی وغیرہ سے ملاقات کی کولام میں جا کر ہندوؤں سے فیض حاصل کیا ناشتہ یار قد مشہر طوس شام خراسان اور عراق سے ہوتے ہوئے بغداد گئے۔ جہاں آپ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مرقہ حاصل کیا اور ہندوستان واپس آئے۔ بکرات میں سید محمد مہدیؒ سے بلوچستان میں امیر اہم خاموشیؒ سے سر ہند میں حضرت مجدد الف ثانی سے دہلی میں شاہ عبدالعزیزؒ سے لاہور میں شیخ موسیٰ آہنگارؒ سے فیض حاصل کیا تیم ہندوستان کے زمانے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے علم حدیث اور تصوف کا درس لیا۔ آپ کی رباعیات کے چند شعر پیش خدمت ہیں۔

مقصود تو صرفی کی محبوب رسی      یا یوسف خولشتن جو یعقوب رسی

گر بہت مناسبت، مطلوب تھا      امید کہ از قلب، مطلوب رسی  
وصال مبارک ۱۲ ذی قعدہ پنج شنبہ ۱۰۰۳ ہجری بعد از نماز عشاء بعد  
شہنشاہ اکبر ہوا۔ مزار شریف زمینہ کدل یا پل میں زیارت گاہ خاص و عام



## حضرت قاضی موسیٰ شہید رحمۃ اللہ علیہ السلام

آپ کشمیر میں علم و عمل اور دنیاوی جاہ و چشم کے لحاظ سے بڑے بلند پایہ کے بزرگ تھے۔ یعقوب خاں چک والی کشمیر نے جو نہایت معتصب و ظالم درجہ کا شیعہ تھا۔ آپ کو حکم دیا کہ آپ سینوں کو اذان میں اَشْهَدُ اَنْ عَلِیًّا وَلِیَّ اللّٰہِ کے اضافہ کی ترغیب دیں لیکن حضرت قاضی صاحب نے والی کشمیر کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر ظالم بادشاہ نے آپ کو شہید کر کے جسد مبارک کو لاٹھی کی دم سے باندھ کر تمام شہر میں گشت کرائی تاکہ عوام الناس اور رعایا ہشت زوہ ہوں۔

اس واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ کشمیر کے عام و خاص میں اشتعال و پہچان پیدا ہو گئی۔ حضرت یعقوب صرفی۔ شیخ السلام اور حضرت شیخ سلیم چشتی، حضرت بابا داؤد خاں امراہم غیرت دین کے جوش میں آکر اکبر بادشاہ کے پاس دہلی و قزو کی شکل میں آئے۔ بادشاہ کو کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی



اور چند معقول شرائط پر اس کے ساتھ تعاون کا عہد کیا چنانچہ اکبر بادشاہ نے قاسم خاں رضوی کی معیت میں فوج دے کر کشمیر پر قبضہ کیا اور یعقوب خاں چک کے ظلم اور تشدد سے کشمیری عوام کو نجات دلائی۔ قاسمی صاحب کا یہ واقعہ دروناک ۹۹۳ھ میں پیش آیا۔ اکبر بادشاہ نے ۹۹۴ھ میں کشمیر پر قبضہ کیا۔ یعقوب خاں چار سال تک رد پوشی کی زندگی گزارتا رہا آخر ۹۹۸ھ میں گرفتار ہو کر کیفرِ کرم وار تک پہنچا۔ اس دروناک واقعہ کا ایک امر قابل ذکر ہے کہ جب قاسمی موسیٰ شہید کی لاش مبارک کو گشت کر ائے ہوئے آپ اپنے در دولت کے پاس سے گزرے تو آپ کی والدہ ماجدہ اپنے مکان سے باہر نکلیں اور اپنے مقدس بیٹے کی لاش دکھ کر نہ تو ماتم کیا نہ کپڑے پھاڑے نہ نوحہ خوانی کی۔ بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ شکر ہے پروردگار کا کہ میرا فرزند دلہند اپنا سرِ بیاہ خدا میں کٹا کر شہید ہوا۔ آپ حق اور باطل کی تاریخ کا ایک باب بن گئے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا۔



## حضرت بابا مسعود نروری قدس سرہ

آپ حضرت سید غفر کر مانی رحمۃ اللہ کے مرید اور خلیفہ تھے اور شہر کے اغیار میں سے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کریان سے ملتان آئے اور وہاں سے کشمیر گئے سنت نبوی کے پابند اور عاشقِ رسول تھے۔ رو فیض و ہدایت کے سلسلہ میں نہایت شاندار تاریخی کارنامے انجام دیئے۔ آپ کے عقیدت مندوں کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپ کی اولاد میں کئی مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ بابا مجنون نروری اور مولانا نور شاہ کشمیری قابل ذکر ہے۔



## حضرت خواجہ احمد سیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۵۶۲ھ میں ترکستان سے ہجرت کر کے کشمیر میں آئے۔ آپ ترکستان کے ایک قریہ لسی میں پیدا ہوئے۔ اپنے عہدِ اعلیٰ یوسف ہمدانی کے مرید اور خلیفہ تھے جو امام الوقت اور بڑے پایہ کے ولی اللہ اور محدث تھے۔ آپ صاحب علم اور صاحب فضل و مظہر کمالات ظاہری و باطنی تھے صلحیاد و عابد زاہد اور توکل میں ممتاز تھے۔ اپنے وطن مالوف سے بغرض سیاحت کے نکلے حرمین شریف بیت المقدس شام عراق کرم روس سے ہوتے ہوئے کابل آئے۔ پھر ہندوستان وارد ہوئے یہاں سے

خط کشمیر بے نظیر میں قدم رکھا اور فردوس بریں کی آبشاروں اور کوساروں اور ولایت اولیاء کی بستی میں ایسا دل لگیا کہ واپس نہیں گئے آپ کبھی کبھی ملاشاد قادری کی خانقاہ پر بھی جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد خواجہ معین الدین خاوند ابن حضرت ایشان خاوند محمود کو آپ کا پتہ چلا تو وہ انہیں اپنی ہمسائیگی میں لے گئے۔ آپ کے علمی اور روحانی فضل و کمال سے اہل کشمیر نے بے انتہا علم و فیض حاصل کیا۔ ۱۱۶۹ھ میں وفات پائی مزار شریف احاطہ زیارت نقشبندی میں ہے۔ ایک دیوان یادگار چھوڑا۔



## حضرت بابا اسماعیل قادری انجاری کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ خط کشمیر کے گمنام بزرگ اور محذوب میں گزرے ہیں بڑے بے کمال اور صاحب جمال تھے اپنے آپ کو عوام کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیا۔ آپ پہلے ان پڑھ تھے۔ اس حالت میں ایک دن مولانا العلامة خواجہ ابوالفتح کلون صاحب متنونی سنہ ۱۱۵۰ھ کی صحبت و ارادت اختیار کی اور ظاہری باطنی احوال کی اصلاح کے علاوہ علوم شرعیہ بھی حاصل کیا اور فقہ و استغنا کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ آپ بدعات سے بالکل اجتناب فرماتے۔ پھر حضرت خواجہ

حبیب اللہ لٹو سے سند خلافت ملی جو صاحب کشف بزرگ گزرے ہیں آخر جلوس عالمگیری کے زمانہ میں وفات پائی سرینگر کے قریب اسپار میں دفن ہیں



## حضرت بابا الطیف رینہ رشتی رحمۃ اللہ علیہ سرہم

آپ کا اصلی نام پہلے لدی رینہ تھا۔ کشمیر میں حضرت مخدوم حمزہ کے اسلاف سے نسبت رکھتے ہیں۔ آپ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ایک دن آپ شیخ نور الدین ولی کے پاس حاضر خدمت ہوئے شیخ صاحب نے فرمایا کیوں آئے ہو؟ تو بابا الطیف رینہ نے فرمایا آپ کے دیدار کے لئے آیا ہوں۔ حضرت شیخ نور الدین ولی نے فرمایا جب تک دوست و دوست کا کام نہ کرے دوستی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے بابا صاحب نے فرمایا دوست کا کیا کام ہوتا ہے؟ نور الدین ولی نے فرمایا کہ حق کا حکم بجالانا۔ بابا صاحب نے فرمایا حق کا بجالانا کیا ہے۔ شیخ صاحب نے فرمایا مسلمان ہونا اپنے معبود کا بندہ ہونا۔ بابا صاحب نے فرمایا مسلمان نہیں ہوں گا اللہ کا بندہ ہو جاؤں گا۔ حضرت شیخ نور الدین ولی نے فرمایا معبود کون ہے؟ بابا صاحب نے فرمایا صنم۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ رزق حلال کھاؤ عابد صنم کے ہو جاؤ۔ (تسا کہنا تھا)۔ کہ



بابا صاحب بیچ مار کر یہ پوش ہو گئے۔ ہوش آتے ہی شیخ نور الدین ولی کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے اور بقایا تمام عمر باضات و عبادت میں گذاری۔ ناروگر یہ زار کرتے رہتے۔ آپ کے مکمل حالات نہیں مل سکے مقبرہ آپ کا کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا محمد مہدی سہروردی کبری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے مشہور و معروف بزرگ عارف باللہ شاہ بابا عبداللہ غازی گذریائی خلیفہ خاص ابوالفقرا بابا نصیب الدین غازی اسراہم کے خلیفہ و شاگرد تھے۔ آپ کو بابا عبداللہ غازی نے اپنے وصال کے بعد ہدایت خلق و خدمت دین کی تلقین کی تھی۔ جب بابا صاحب اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو آپ مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے۔ رزق حلال حاصل کرنے کے لئے زراعت پیشہ اختیار کیا۔ ایک مدت تک بارہ مولا میں سکونت پذیر رہے۔ اس کے بعد شہر میں آکر خلق خدا کی ہدایت میں مشغول ہو گئے۔

مذکورہ شاہ بابا عبداللہ غازی مولوہ غلام حسن گذریائی لکھتے ہیں کہ آپ سنت نبوی کے بڑے پابند تھے۔ اپنے مرشد کے وصال کے بعد اسلاف کے طریقوں کی پیروی کرنے میں بڑی ہمت رکھتے تھے۔

جہاں جاتے وہاں مسجد یا راستہ بناتے اور مسافر خانہ تعمیر کراتے آپ نے سیر سیاحت بھی کی۔ بہت اسکرو و لداخ اور علاقہ دراوا تک گئے۔ آخر ۱۰۰ سال سے اوپر عمر پائی ۱۰۰ سالہ میں وفات ہوئی اور محلہ سید عبداللہ ندوی میں مدفون ہوئے۔ مفتی غلام سرور خندیتہ الاصفیاء میں لکھتے ہیں۔

شیخ مہدی ولی عالی جاہ      رفت چوں از جہان سخت صاف  
سال تاریخ حلتش سرور      گفت ممدوم مہدی کشف



## حضرت شیخ یعقوب مجذوب متانہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے بے حال و قال صوفی بزرگ گمور سے ہیں۔ مت المست فقیر تھے۔ آپ خلیفہ و مرید ابوالفقرا بابا نصیب الدین غازی اسراہم کے تھے۔ پہلے آپ عبادت میں مگن رہتے تھے بعد میں مرشد کی نظر عنایت سے اتنا مست جام الفت ہوئے کہ اپنے آپ کو بھول گئے ایک دفعہ آپ کسی پہاڑی کے غار میں ڈیڑھ ماہ بے آب و طعام خواب رہے ایک شب کسی زمیندار کے ہاں تشریف لے گئے۔ رات زیادہ ہونے کی وجہ سے دروازہ کسی نہ کھولا برف باری کا موسم تھا۔ کپڑوں سے بھی بے نیاز صبح تک برف میں پرے

رہے اور کوئی پرواہ نہ ہوئی۔ برفِ حرارتِ عشق سے پگھلتی رہی جب صبح ہوئی تو آپ کے ارد گرد برف کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ مسرت و مدحوش اتنے ہوئے تھے کہ پاؤں میں گھونگھرو باندھ کر اور سر پر مرغ رکھ کر ناپختہ چھرا کرتے۔

آپ کے متعلق عبدالصمد صرام، مؤلف تاریخ تصوف کے مطابق کشمیر کے جو لوگ گھونگھرو باندھ کر ناپختہ ہیں۔ یہ سب ہندوؤں کی رسم ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ رسم عاشقِ الہی والوں اور عاشقِ محبوبِ الہی والوں کے پیار کی ہے۔ آپ کے ارادت مندوں کا کشمیر میں بہت پیر چاہے۔ آپ کے خلفاء اور مریدیں آج تک آپ کے طریقت کو اپنائے ہوئے ہیں۔ آپ کا وصال مبارک ۱۰۲۷ھ میں ہوا مزار مبارک مضافاتِ اسلام آباد سرینگر میں ہے۔



## حضرت بابا نوروز ریشی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار کشمیر کے رئیس الامراء میں ہوتا تھا۔ ابتدا میں آپ بڑے جابر اور ظالم مشہور تھے آپ ایک مرتبہ آپ جنگل میں بغرض شکار گئے۔ ناگاہ شیخ نیک ریشی کہ اولیاءِ عظام میں سے تھے ان کو جنگل میں دیکھا کہ ان کے سامنے دسترخوان بچھا ہے۔ صحرائی جانور کھانے میں مشغول ہیں۔ اتفاقاً ایک ریچھ نے ایک گیدڑ کے حصہ پر دست درازی کی گیدڑ نے شیخ سے فریاد کی۔ شیخ نیک ریشی نے فرمایا اے ریچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوروز ظالم کا تجھ پر سایہ پڑا ہے یہ سن کر ریچھ اتنا ڈرا کہ گردن آپ کے قدم مبارک پر رکھ دی اور غدر خواہی کی یہ تمام ماجرا نوروز ریشی نے دیکھا تو ایسے تائب ہوئے کہ کپڑے پھاڑ ڈالے اور نہایت شوق سے درویش نیک ریشی کی خدمت میں رہ کر مقاماتِ سلوک طے کر کے بقایا عمر ریاضات و عبادت میں گذاردی دی اور خلقِ خدا کی خدمت میں مصروف ہو گئے ۹۹۸ھ میں آپ کا وصال مبارک ہوا۔ مزار شریف کشمیر میں حاجتگاہ خاص و عام ہے





## حضرت بابا والی ولی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ترکستان سے ہجرت کر کے ۹۹۹ھ میں کشمیر آئے۔ شیخ حسین نورزی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ شیخ محمد شریف کبروی سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ کشمیر میں آکر خاتقاہ شاہ ہمدان میں اقامت اختیار کی اور اکثر جذب و استغراق کی حالت طاری رہتی۔ کسی بد بخت شیعہ نے آپ کو کھانے میں زہر ملا کر دیا جس سے وہ شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ رشتہ میں پیش آیا۔ آپ کی ایک کرامت مشہور و معروف ہے کہ شیعوں نے ازراہ مذاق اور آپ کو بدنام کرنے کے لئے ایک دن ایک زندہ شخص کو تابوت میں ڈال کر مردہ قرار دے کر لائے اور آپ سے جنازہ پڑھانے کے لئے کہا ساتھ یہ بھی کہا کہ آپ بڑے بزرگ ہیں اس کو زندہ کر کے دکھائیں ورنہ نماز جنازہ پڑھا دیں تاکہ اس کی مغفرت ہو جائے جناب شیخ نے ہر طرح ان کو اس عمل سے باز رکھنے کا کہا لیکن شیعہ حضرات رضامند نہ ہوئے جب ان کے اصرار پر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تو ملک الموت نے اس وقت اس کی روح قبض کی نماز جنازہ پوری ہوئی تو مردہ نہ اٹھا جیسا کہ ان کا خیال تھا شیعہ حضرات متعجب ہوئے اور تابوت کا پردہ اٹھایا تو اس شخص کو مردہ پایا۔ آپ سے عرض کی کہ اس کو زندہ کریں۔ آپ نے کہا کہ اگر یہ واقعہ مردہ ہوتا تو میں خدا کے حکم سے زندہ کرتا لیکن یہ

تو زندہ تھا۔ اس لئے اب یہ زندہ نہیں ہو سکتا ہے۔



## حضرت شیخ بہرام سہروردی کبیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرید بابا نصیب الدین غازی کے تھے ترک تجارت کر کے زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور بوجہ زہد و ریاضت کے اس قدر لاغر تھے کہ جسم مبارک پر سوائے ہڈی اور کھال کے گوشت کا نام نشان نہ تھا اظہار کرامت سے پرہیز کرتے تھے۔ ہمیشہ سرد پانی سے وضو فرمایا کرتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے مکان میں ایسا چشمہ جاری کیا کہ جاڑے کے موسم میں اس کا پانی گرم اور گرمی کے موسم میں سرد رہتا ایک مرتبہ شیخ مراد تنگ آپ سے ملنے آئے اور راستہ میں خیال کیا کہ اگر حاجی بہرام میرے واسطے کھانا موجود کریں تو ہم دونوں ساتھ کھائیں۔ جب شیخ مراد تنگ وہاں پہنچے تو آپ نے کھانا حاضر کیا۔ اور دونوں بزرگوں نے ساتھ کھانا شروع کیا۔ اس وقت حضرت حاجی بہرام نے تبسم فرمایا اور کہا آج کیا اچھا دن ہے کہ تمہارے حسب دل خواہ کھانا ہے اور میں تمہارے ساتھ شریک ہوں۔ آپ کو کشف میں بڑا مقام حاصل تھا لیکن آپ اظہار کرامت سے اس لئے پرہیز کرتے تھے کہ لوگ آپ کی عبادات اور

ریاضت میں خلل ڈالتے تھے آپ سنت نبوی کے بڑے پابند تھے اور اپنے ارادت مندوں کو بھی سنت نبوی کی پابندی کی ہدایت کرتے تھے۔ آپ کا وصال مبارک سال ۸۰۰ھ میں ہوا۔ مزار شریف خط کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا زین الدین ریشی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سرید و خلیفہ خاص جناب شیخ العالم نور الدین ریشی کے تھے اصل وطن آپ کا کشتواڑ تھا۔ شجرہ نسب آپ کا راجگان کشتواڑ سے ملتا ہے آپ اچھی بچہ تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ بیوہ ماں نے ورثہ بنا کر رکھا ایک رات آپ کی والدہ نے خواب میں شیخ نور الدین ولی ریشی کو دیکھا اور صبح اس وقت کے بزرگ بابا بام الدین ریشی خلیفہ و سرید شیخ نور الدین ولی کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ خواب کی تعبیر معلوم کرنے آئی ہوں۔ اتنے میں وہاں شیخ نور الدین ولی بھی تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے پہچان لیا۔ اس وقت دونوں ماں بیٹا مسلمان ہوئے اور بابا صاحب نے آپ کا اسلامی نام زین الدین ریشی رکھا آپ نے عاشیاں عیش مقام میں قیام کیا برسوں تک عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ وہیں آپ کا مزار شریف ہے اس کے علاوہ آپ نے دیگر مقامات کی بھی سیر و سیاحت فرمائی۔ ایک مرتبہ آپ علاقہ زینہ گرم میں تھے اور موضع

شبیوہ میں جو سوپوروہ سے بجانب شمال عین دامن کوہ میں واقع ہے قیام فرما تھے۔ اسی دنوں بادشاہ سلطان زین العابدین بڈساہ بھی زینہ گرم آپ کی ملاقات کے لئے آیا۔ بابا صاحب اس وقت مصروف عبادت تھے آپ نے بادشاہ کی تعظیم و تکریم جیسی کرنی چاہیے کی تو بادشاہ ان حاطر ہو کر وہاں سے واپس چلا آیا۔ بادشاہ کے جانے کے بعد جب بابا صاحب فارغ از نماز ہوئے تو حکم دیا کہ چٹائی دھو ڈالو آلودہ ہو گئی ہے۔ بادشاہ کو ملاقات نہ ہونے کا رنج تھا۔ اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے بادشاہ کے کان بھرے۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ اگر میں اتنا ہی ناپاک ہوں تو میرے ملک سے چلے کیوں نہیں جاتے۔ بابا زین الدین ریشی اپنے مریدوں کی ایک جماعت کو لے کر نہت کی طرف چلے گئے۔ یہ واقعہ ۸۵۸ھ میں پیش آیا۔ آپ کے ملک بدر ہونے کے بعد جو واقعہ بادشاہ کو پیش آیا اس میں تذکرہ نویسوں کا اختلاف ہے کوئی لکھتا ہے کہ بادشاہ کا لڑکا بیمار ہوا۔ کوئی لکھتا ہے کہ بادشاہ بیمار ہو گیا۔ اور تمام حکماء و اطباء علاج سے عاجز آگئے پھر خود بادشاہ نے کہا کہ میرا علاج صرف اس درویش کے دست مبارک سے ہے جس کو میں نے ملک بدر کیا ہے چنانچہ بادشاہ نے اپنے ایک وزیر اور ایک فرزند حیدر خاں کو کوہستان تبت کی طرف روانہ کیا کہ درویش جہاں ملے اس کو عذر خواہی کر کے واپس لائیں۔ بابا زین الدین ریشی اس وقت تبت چلاس میں تھے۔ بادشاہ کے فرزند نے آپ کی قدم بوسی کے بعد واپس ہونے کی التجا کی۔ آپ جانے پر



رضامند ہوئے۔

جب بادشاہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ باوجود اس دروے عظیم کے مدد امراد و دراد کے استقبال کے لئے نکلا۔ تاریخ دیدہ مری میں لکھا ہے کہ جوں جوں شیخ زین الدین کی قدم بوسی کے لئے بادشاہ نزدیک آتا گیا توں توں اس کا درو کم ہوتا گیا۔ جب بادشاہ بابا صاحب کے روبرو آیا تو درو جاننا رہا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ آپ نے بمقام عیش پورہ میں استقبال فرمایا۔ رحلت سے پہلے وصیت فرمائی کہ مجھ کو غسل دے کر کفن پہنا کر تابوت میں رکھو اور دیکھو کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے چنانچہ جب تابوت کو دیکھا گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ بلکہ تابوت خالی تھا۔ اس تابوت کی جگہ آپ کی زیارت بنائی گئی۔



## حضرت آخوند ملا حسین خبازی مجددی قدس سترہ اسرار

آپ کشمیر میں بڑے ولی اللہ اور پیشوائے اعظم کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں آپ پہلے مولانا محمد قادری کے مرید ہوئے اور بعدہ خواجہ عبد الشہید دہلوی کے اور فیض کامل حاصل کر کے چند دن کے بعد روضہ مبارک خواجہ باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پہ حاضر ہوئے پھر کشمیر میں آکر ہدایت خلق میں مصروف ہوئے۔ تذکرۃ الہدایین بن بیان کشمیری ولی محمد متو کھتے ہیں کہ آپ بڑے کشف والہام کے بزرگ تھے۔ ایک دفعہ کشمیر کے مشہور و معروف بزرگ ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی، شیخ محمد امین صوفی، خواجہ محمد افضل اور مولانا حیدر پتلو جمہ کے دن جناب آخوند صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے گئے تو آخوند صاحب نے آپ حدیث پڑھی اور مولانا حیدر پتلو سے دریافت کیا کہ اس کا راوی کون ہے لیکن مولانا حیدر پتلو چپ رہے۔ ان کے صاحبزادے خواجہ محمد افضل اسرار جم نے کہا کہ اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں لیکن آخوند ملا حسین صاحب نے اتفاق نہ کیا۔ پھر مولانا حیدر سے پوچھا مولانا حیدر نے اپنے فرزند کی تائید کی۔ ملا حسین نے کہا کہ آپ نے پہلے کیوں جواب نہ دیا۔ اس میں آپ کا اور مولانا کا تردد موجود رہا ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت کی تصدیق کرائی

جائے۔ یہ باتیں ہورہی تھیں کہ ایک شخص ہرقدر پوش نوری آیا۔ یہ سب بزرگ بھی تعظیم بجالائے اور ان کے قدم چومے نوادر دئے آہستہ بلوہ اس روایت کی تصدیق کی اور جس طرف سے آیا تھا اسی طرف سے چلا گیا۔ آپ تین حضرات کا ترہ و ختم ہوا۔ آپ بار غار رسول حضرت عثمان غنی رضی اللہ کے مشکور ہوئے۔ آپ کا وصال مبارک سنہ ۱۱۷ھ میں ہوا مزار شریف محمد کوچہ میں ہے۔



## حضرت قاضی القضاۃ ملا مولانا جمال الدین بڈشاہی

آپ کے متعلق خواجہ اعظم دیدہ مری کشمیری لکھتے ہیں کہ آپ ہندوستان سے ہوتے ہوئے کشمیر آئے اور خالق شاہ ہمدان میں قیام فرمایا اور وہیں عبادت میں مصروف ہوئے۔ رفتہ رفتہ لوگوں میں مقبول ہوئے اور ملا علامہ قاضی کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ آپ بڑے پایہ کے محدث مفکر اور ولی اللہ تھے۔ درود و وظائف کے بڑے پابند تھے بڑے عالم و فضل اہل تھے۔ لوگوں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے۔ لوگوں کی عزتیں بادشاہ کے دربار میں کھتے تھے۔ ایک مرتبہ سلطان سکندر مرزا کی وفات پر بھی قطرات اشک بہائے تو بادشاہ نے اپنے ایک آدمی بھیج کر بلایا اور اعلان کر تعظیم کی اپنے پہلو میں بٹھایا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ ان کے سپرد

کیا جو اس وقت میں چیف جج کے برابر ہوتا تھا۔ تذکرہ السلاف کے مولف بہا الحق قاسمی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ سلطان زین العابدین بادشاہ کے عہد حکومت میں قاضی کے عہدہ پر فائز تھے اور چونکہ بادشاہ بڈ شاہ کی تخت نشینی ۱۲۶ھ میں ہوئی اور وفات ۱۳۷ھ میں ہوئی اس کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا جمال الدین بڈ شاہی کی وفات بھی نویں صدی ہجری کے وسط یا آخر میں ہوئی۔



## حضرت شیخ محمد مراد ٹنگ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ملا محمد طاهر مفتی کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ شیخ عبدالاحد سرہندی کے تھے چند روز دہلی میں مرشد کی خدمت میں رہے خرقہ خلافت حاصل کر کے واپس کشمیر آگئے اور خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔ آپ بڑی عبادت ریاضت اور شب بیداری کے پابند تھے تہجد کے وقت ہزار رکعت نماز روز پڑھتے تھے نہایت صالح اور بابرکت بزرگ گزرے ہیں یوں تو آپ کے مرید اور خلیفہ بہت ہیں لیکن خواجہ محمد اعظم دیدہ مری آپ کے شاگرد اور خلیفہ بہت مشہور ہوئے ہیں ان کی تاریخ اعظمی دیدہ مری بڑی مشہور اور معروف تاریخ ہے۔ جس میں خواجہ صاحب نے تاریخ واقعات کے علاوہ کشمیر کے بزرگوں کے حالات بھی لکھے ہیں



اس کے علاوہ ایک کتاب "رسالہ فیض مراد" لکھی جو آپ کے حالات پر مشتمل ہے۔ وفات ۱۳۱۲ھ میں ہوئی مزار کشمیر میں ہے۔



## حضرت شاہ محمد صادق قلندر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے امراء سے تھے۔ ترک دنیا کے خواجہ بیرنگ فرزند بلند خواجہ باقی باللہ کے مرید ہوئے اور مست جام و حدت ہو کر قیودات ظاہری سے قدم باہر رکھا جو ہوشیار آپ کی خدمت میں چائنا مست الست اور مدحوش ہو کر علانیہ کلمہ "ہم اوست" کہنے لگا آخر علمائے کشمیر نے بادشاہ عالمگیر کو ان کے حالات سے مطلع کیا۔ چنانچہ شاہ صادق بادشاہ کے حضور گئے بادشاہ نے سبب دیوانگی دریافت کیا۔ اس کے جواب میں چند اشعار مستزاد پڑھے بادشاہ نے حکم دیا ان کو رہا کیا جائے کہ یہ مریدوں میں وفات حضرت کی ۱۳۱۲ھ میں ہوئی مزار مبارک کشمیر میں موضع "لار" میں حاجت گاہ خاص و عام ہے۔



## خواجہ محمد اعظم دیدہ مری پروانہ کشمیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار کشمیر کے علماء و مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ خواجہ خیر الدین الملقب خیر الزمان کے فرزند تھے۔ سرینگر کے علاقہ دیدہ مری میں مسئلہ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اخوند عبید اللہ شہید اور ملا عبدالرزاق بانڈے کے مدرسہ میں پائی۔ سنی گوئی میں بہت مشہور گزرتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ مرادنگ امرہیم کے پاس گئے اور چند روز خدمت مرشد میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کر کے مدارج سلوک و تصوف میں اعظم کا خطاب حاصل کیا شہر گوئی میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی علاوہ انہیں تواریخ نویس بھی تھے۔ آپ نے کشمیر کے حالات پر ایک کتاب لکھی جس کا نام تواریخ اعظلیاں واقعات کشمیر کے نام لکھی تھی۔ جس نے بڑی شہرت پائی ہر ایک تذکرہ نویس نے آپ کی تاریخ کا سہارا لیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے مرشد کے حالات پر ایک رسالہ فیض مراد بھی تحریر فرمائی۔ آپ کا نسبی تعلق گنائی خاندان سے ہے جو کشمیر میں مشہور و معروف تھے اور کئی تعارف کا محتاج نہیں۔ وفات حضرت آیات ۱۳۱۲ھ میں ہوئی۔ مورخ کشمیر ڈاکٹر آغا خان صاحب نے اپنی کتاب جلوہ کشمیر میں وفات کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خواجہ صاحب بیمار تھے لوگوں نے طبیب سے استفسار کیا کہ خواجہ صاحب کو کیا مرض لاحق ہے طبیب نے جواب دیا۔ ضعف مگر وہ خواجہ صاحب نے اپنی

وفات کی تاریخ نحو اس وقت کہہ ڈالی۔

اگر پڑسند اعظم از چہ مرده  
بگو سال وفاتش "ضعف کرده

۱۱۶۹ھ



## سید جان بازولی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر میں اصفہان سے آئے خضر راہ اہل نیاز حضرت جان بازولی کا اصلی نام محمد تھا۔ رناعیہ تھا۔ حضرت سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت کے مرید و خلیفہ تھے علوم ظاہری و باطنی میں صاحب کمال بزرگ اور ولی تھے۔ سلطان ذین العابدین کے زمانہ میں کشمیر آئے پہلے سید رناعی کے نام سے مشہور رہے پھر ریاضات کاملہ کی وجہ سے سید جان بازولی مشہور ہو گئے بادشاہ کے اصرار سے دارالعلوم نوشہرہ کو اپنا مسکن بنایا لیکن جب لوگوں کی کثرت عبادت و ریاضت اور آزادی میں حرج ہونے لگا تو بادشاہ کو مجبور کر کے اپنی قیام گاہ بدلی۔ اور بارہ مولا میں آکر قیام خیر ما ہوئے۔ بادشاہ آپ کے ساتھ کشتی میں سو پور تک آیا اور زینہ تک کی تعمیر کے لئے حضرت سے دعا کرائی۔ آپ کا قیام عین دامن کوہ میں دریا کے کنارے پر اس جگہ تھا جہاں آج موضع خانپور آباد ہے۔ بادشاہ

نے حضرت کے خدام اور لشکر کے اخراجات کے لئے زمین گاؤں جاگیر میں دیئے اور ایک وسیع چراگاہ ان کے خدام کے گھوڑوں کے لئے عطا فرمائی۔ اسی چراگاہ کے مقام پر آج خانپور پورہ ایک چھوٹا سا گاؤں آپ کے نام پر آباد ہے ۲۲ ربیع الثانی ۸۴۲ھ میں آپ کا وصال ہوا بزرگوار مبارک خانپورہ علاقہ کشمیر میں مرجع خاص وعام ہے۔



## حضرت بابا عثمان گنائی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا عثمان گنائی کشمیر میں بڑے پایہ کے بزرگ تھے اور سیرنگ کے خاص رؤسا میں شمار ہوئے تھے اس زمانہ میں جب کہ سفرو شوار گزر رہا تھا آپ پنجاب و ہند کی سیر کرتے ہوئے حرمین شریفین تک پہنچے۔ وہاں خواجہ اسماعیل خلکانی سے ملاقات ہوئی اور ان سے بیعت ہونے کی خواہش کی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں گنگا بہر ہی ہے۔ زیارت حرمین سے فارغ ہو کر سیدہ اپنے وطن جاؤ اور شیخ بہاؤ الدین گنج بخش کی خدمت و اطاعت سے مقاصد ولی حاصل کرو چنانچہ آپ نے کشمیر واپس آکر شیخ بہاؤ الدین سے فیض باطنی حاصل کیا اور شیخ نور الدین ولی حضرت حاجی احمد سے بھی فیض باطنیہ حاصل کیا۔ تذکرہ المحضات میں لکھا ہے کہ آپ سکندریہ میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۱۶۹ھ میں ہوئی۔



مزار مبارک ملک الشکر مرزا حیدر کا شہری کے پہلو میں ہے۔ آپ کی اولاد بھی بہت مشہور گزری ہے۔ بابا رجب گنائی و بابا زینی گنائی ملا فیروز گنائی ملا نو گنائی ملا لونی گنائی عاصمی میر علی گنائی حبیبی ہستیاں آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں۔



## حضرت شیخ بہاؤ الدین گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے باکشف و کرامات اولیاء عظام میں سے ہیں۔ اسحاق خٹانی جو خلیفہ امیر کبیر سید علی ہمدانی کے تھے۔ ان کے مرید اور خلیفہ ہیں اصلی نام بہاؤ الدین تھا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہوئے سید محمد مدنی اور حضرت شیخ نور الدین ولی کے صحبت یافتوں میں سے تھے۔ بادشاہ وقت آپ کا عقیدت مند اور مرید خاص تھا اور آپ کو محلات شاہی میں بھی دعوت دیتا رہتا۔ ایک دن آپ موضع کرشد بل میں لب دریا ایک درخت کے نیچے مرید زانو بیٹھے تھے کہ نصرت شب کے قریب چوروں کی ایک جماعت شہر سے مال متاع لے کر اس طرف آئی اور چوری کا مال آپس میں تقسیم کرنے لگے۔ تقسیم کرنے کے بعد ان کی نظر اس تاریکی میں پڑی اور آپ کو شہید کر ڈالا کہ یہ جہلا راز فاش نہ کر دیں۔ بادشاہ کو اس المناک واقعہ

کی خبر ہوئی تو بہت افسوس کیا۔ شیخ نے اپنے ہم صحبتوں اور اہل مثنوی کو وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرا جنازہ کنائوں پر لے جانے کی بجائے میرے پاؤں میں رسمہ باندھ کر کشاں کشاں لے پھرو۔ یہاں تک کہ قبرستان میں پہنچا دو لوگ اس وصیت کی تکمیل کے لئے بڑے متزدد و مضطر تھے۔ بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ حضرت شیخ کی وصیت پوری کی جائے چنانچہ بادشاہ کے حکم سے ایک گہوارہ بنایا گیا۔ اس میں آپ کی ناش مبارک رکھی گئی اور رسمہ باندھ کر آپ کو قبرستان تک لے گئے حضرت بابا عثمان گنائی اور بہت سے بزرگان شہر اور اعیان حکومت آپ کے جنازہ کے ساتھ تھے کوہ ماران ہری پر بہت کے دامن کوہ میں بیرونی قلعہ ہے وہاں آپ کو دفن کیا گیا ۸۴۹ھ میں آپ کو شہید کیا گیا۔



## حضرت بابا فتح اللہ حقانی لاثانی اکرام رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے بلند مرتبہ صوفیائے عظام سے تھے۔ شیخ اسماعیل زاہد کبروی کے فرزند و خلیفہ تھے۔ کشمیر سے ہجرت کر کے سیال کوٹ آئے اور یہیں آپ کا وصال مبارک ہوا۔

سیال کوٹ آنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی دختر نیک اختر حضرت مولانا کمال الدین سیال کوٹی کے عقد نکاح میں تھیں۔ مولانا جمال الدین سیال کوٹی اور مولانا جمال الدین سیال کوٹی آپ کے شاگرد تھے۔



## حضرت خواجہ داؤد مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار کشمیر کے خدایہ و معجزہ دہوں میں ہوتا ہے جذب و استغراق اس حد تک تھا کہ اپنی خبر بھی نہیں ہوتی تھی کھانے پینے کی کچھ پروا نہیں تھی۔ سالوں فاموش رہتے اور کسی سے کلام نہ کرتے مگر کوئی ضرورت مندان کے پاس آتا تو کشف سے اس کے حال پر مطلع ہو جاتا اور بتلا دیتے کہ تمہارا مطلب حاصل ہو جائے گا یا نہیں سترہ میں خطہ کشمیر میں طاعون بہت شدید پھیل گیا بہت سے بوڑھے اور جوان اس مرض سے موت کی آغوش میں چلے گئے چنانچہ لوگ آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ تاکہ طاعون کا مرض کشمیر سے ختم ہو جائے آپ نے فرمایا بہتر ہے تمام اہل کشمیر کے عرصے میں اپنے آپ کو خدا کرتا ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور خطہ کشمیر سے طاعون کا مرض بھی اس دن ختم ہو گیا۔ مزار کشمیر میں ہے۔





## حضرت زین الدین ڈار قدس سرہ

آپ کے والد بزرگوار خواجہ عبد اللہ خواجہ رفیق آشفانی سہروردی کے خلیفہ تھے اور تجارت کیا کرتے تھے۔ خواجہ حبیب اللہ کے مرید ہوئے درجہ ولایت حاصل کیا۔ اپنے مرشد سے غایت درجہ اعتقاد تھا ایک روز اپنے مرشد کی خدمت میں جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی مگر خضر علیہ السلام سے عذر کیا کہ میں ٹھہر نہیں سکتا کیونکہ پیہر کے پاس حاضری میں تاخیر ہوگی۔ یہ کہہ کر پیہر کی خدمت میں چلے گئے۔ آپ نہایت خوبصورت تھے ۴۳۷ھ میں وفات پائی مزار کشمیر میں ہے۔



## حضرت حیدر پتلو رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد خواجہ فیروز گمانی خواجہ عبد الشہید کے مرید تھے۔ ایک روز آپ کے والد نے اپنے مرشد سے عرض کیا کہ میری چار لڑکیاں ہیں۔ لڑکا کوئی نہیں ہے اس وجہ سے میرا مقنوم رہتا ہوں۔ حضرت خواجہ نے دعا کی اور بشارت بھی دی کہ فرزند ارجمند پیدا ہوگا پھر خواجہ حیدر پتلو پیدا ہوئے آپ کی عمر سات سال کی تھی کہ عبادت ریاضت کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بابا نصیب الدین غازی سے تحصیل علم کر کے عالم ہو گئے سنہ ۴۳۷ھ میں وفات پائی مزار مبارک کشمیر میں ہے۔



## میر سید محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی اولاد سے ہیں۔ علم حدیث اپنے والد اکرم سے پیشی مدارج سلوک بھی ان سے حاصل کیا اور انہی سے خرقہ خلافت حاصل کیا والد کے انتقال کے بعد ۲۲ سال کی عمر میں کشمیر آئے ۱۲ سال تک قیام فرمایا اور حضرت خلق و دین اسلام کی ترویج کرتے رہے سلطان قطب الدین اور سلطان سکندر بادشاہ آپ کے حلقہ بگوش ہوئے۔ آپ بڑے پایہ کے عالم تھے آپ کی کئی تصانیف بھی ہیں۔ سلطان سکندر کے لئے آپ نے ایک رسالہ علم تصوف میں لکھا تھا اور شروع منطلق ایک رات میں لکھی آپ کی بدولت کشمیر میں احکام شرع میں کافی مدد ملی سماع مزا میر کے خلاف تھے۔ سلطان سکندر نے آپ کے لئے ایک خانقاہ تعمیر کرائی کہ جتنی جو بمقام چہتر یون ۷۹۸ھ میں شروع ہوئی اور ۷۹۹ھ میں مکمل ہوئی حضرت سید میر محمد ہمدانی نے ایک لعل بدشہی سلطان سکندر کو تبرک کے طور پر مرحمت فرمایا تھا۔ شہرہ میں آپ کشمیر سے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے۔ زہدیت کے وقت آپ نے سلطان سکندر کو تاکید فرمائی کہ اسلام کی ترویج میں کوشش کرنا چنانچہ سلطان سکندر نے آپ کے ارشاد کے مطابق کشمیر میں بہت سے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ حضرت سید میر محمد بعد اواسے حج بیت اللہ واپس کشمیر آئے اور ۸۱۸ھ میں

وفات پائی۔ وفات اپنے والد اکرم کی جگہ پائی اور وہیں والد کی تربیت کے قریب دفن ہوئے۔



## حضرت شیخ ہلال الدین قدس سرہ

آپ کشمیر کے صاحب تال و حال اور نہایت باکمال بزرگ تھے سلطان زین العابدین کے عہد سلطنت میں خطہ کشمیر کو اپنے دلپذیر جمال سے بدینیر کیا اور ہدایت و شجاعت کا جھنڈا بلند کیا۔ سینکڑوں طالبان حق کو آپ کی ذات بابرکت سے فیض حاصل ہوا۔ خاندان سہروردی کبروی نقشبندی کا فیض خطہ کشمیر میں آپ کے فیض برکات سے عام ہوا۔ فیض روحانی اویسی طریقہ سے حضرت شاہ بہاؤ الدین نقشبندی سے حاصل ہوا۔ یعنی آنحضرت کا روحانی سلسلہ نقشبندیہ بغیر کسی واسطے کے پہنچا۔ اور نسبت سلسلہ کبروی عالیہ سید محمد ہمدانی سے حاصل ہوئی۔ آپ کی وفات ۸۱۳ھ میں ہوئی مزار شریف کشمیر میں حاجت گاہ فاس و عام ہے۔







## حضرت شاہ بدیع الدین مدر کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر میں شاہ مارے کے نام سے مشہور تھے۔ شراب رشت میں مرست  
رہتے رہتے دیشہ ویرانوں اور بیابانوں میں پھرتے رہتے اور لوگوں سے الگ رہتے  
موسم سرما میں برف باری کے موسم میں تمام رات میدان میں گزار دیتے سوائے  
ایک تھمد بند کے کوئی کپڑا پہنے پاس نہیں رکھتے تھے جس سے ستر عورت  
کرتی تھی۔ آپ کی زبان مبارک حق کشمیر، رہنہ کا حکم رکھتی تھی جو کچھ زبان سے کسی  
کے بارے میں فرماتے وہی ہو جاتا تھا۔ باوجود غلبہ جذب و سکھ توجہ کی بات  
بر ملا کہتے۔ علامہ وقت نے ان کے متعلق قتل کا حکم صادر کر دیا تھا اور ان کے  
خلافت فتویٰ لکھا لیکن حاکم کشمیر نے بسبب حالت سکرد بے ہوشی کے ان کو  
معذور تصور کیا اور چھوڑ دیا۔ اس وقت بھی اگر کوئی ان کی خانقاہ میں جا کر  
جھوٹی قسم کھاتا ہے تو سزا کو سنبھالتا ہے۔ آپ کا وصال مبارک ۹۹۲ھ میں  
ہوا مزار شریف کشمیر میں واقع رشتہ پورہ ہے

## حضرت سید محمد امین منطقی بہتقی المعروف

بمیر بابا ریشی اولیٰ قدس سرہ

آپ کے والد کا نام سید محمد حسن منطقی تھا۔ آپ سادات عالی نسب سے  
ہیں رحمہ دین فوق صاحب، شباب کشمیر میں کھتے ہیں کہ بھی وہ نوزائیدہ بچہ  
تھا جس کو اس کے باپ میر سید حسن بابا منطقی نے بدشاہ کو بطور تبرک کے  
پاٹھا۔ اور کہا تھا کہ اس کا نام محمد امین رکھنا۔ کیونکہ بدشاہ کی ایک بیوی لادولہ  
تھی جو خاندان بہتقی کی تھی اور ہر وقت غلین رشتی تھی۔ یہ بچہ بادشاہ نے اس  
بیکم کے سپرد کیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خواجہ ہلال اشم والے سے حاصل کی  
اور خلعت طریقت بھی ان سے حاصل کی۔ بادشاہ آپ کو اپنے بچوں کی طرح  
ہر وقت اپنے ساتھ سفر میں رکھتا تھا آپ کو اولیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ  
آپ کی نسبت حضرت اولیٰ سے تھی جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو آپ نے  
ایک شعر پڑھا کہ مہذرت چاہی کشمیر کے مشہور بزرگ مخدوم الوانی شیخ حمزہ کشمیری  
اپنے ابتدائی زمانہ میں مدت تک آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتے رہے علم  
و تحقیق شاہ میں جس کو بلبل لنگر کہتے ہیں۔ آپ کا مزار شریف ہے آپ کو  
ایک مخالف فرقے نے شہید کیا۔ مرتے وقت آپ نے حسب ذیل شعر پڑھا  
منہم آن رند جہاں گرد مسیحا نفسے

کہ من این ہر دو جہاں را نہ شمارم بر نفسے

## حضرت ملا فیروز مفتی گنائی محدث کشمیر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے محدث اعظم تھے عین شباب میں حج بیت اللہ شریف کو لازم سفر ہوئے اور واپسی میں ہند میں آکر تحصیل علوم میں مصروف ہو گئے۔ مدارج سلوک طے کرنے کے بعد دہلی میں مرجع خلائق ہوئے۔ اکبر اعظم نے آپ کو دہلی میں قیام کرنے پر بہت اصرار کیا۔ مگر آپ واپس کشمیر چلے گئے اور وہاں مفتی اعظم کے معزز عہدہ پر فائز ہو کر کمال امانت و دیانت سے اس کام کو انجام دیا مرید و خلیفہ آپ شیخ میر حمزہ کشمیری کے تھے مرید اور خلیفہ تھے۔ ایک معزز خاندان کے بانی بابا عثمانی گنائی کے فرو تھے۔ ۹۷۳ھ میں وصال مبارک ہوا۔ مزار شریف قریہ سرینگر میں مرجع خلائق ہے۔



## حضرت بابا جنتی شاہ مجذوب قلندر کشمیری

قریہ کشمیر میں آپ کا شمار اپنے زمانہ کے کاملین مجذوب بزرگوں میں ہوتا ہے کشف و کرامات میں مشہور و معروف تھے جو کوئی ان کی خدمت میں جاتا اس کا مافی الضمیر بتلا کر اس کی تسلی کر دیتے تھے آپ حضرت مخدوم شیخ حمزہ کشمیری اور بابا داؤد خاکی کے زمانے میں ہوئے ہیں اور اکثر ان دونوں بزرگوں کی مجلس میں جایا کرتے مسائل طریقت و حقیقت کے بارے میں اظہار خیال فرماتے۔ دونوں بزرگوں کو بھی آپ سے بڑی محبت تھی وہ بھی آپ کے پاس خلوت میں بیٹھ کر محبت آمیز باتیں کرتے آپ نے اپنے انتقال کے متعلق پیشتر خبر دے دی تھی ۹۸۱ھ میں وصال مبارک ہوا مزار شریف احاطہ شیخ ہروی ریش کے پہلو میں ہے۔





## حضرت شیخ میر حمزہ قدس سرہ

آپ میر سید جلال الدین بخاری کے مرید اور خلیفہ تھے بڑے پایہ کے بزرگ و متواضع تھے آپ کے مریدوں کی بڑی تعداد کشمیر میں ہے آپ کا وصال مبارک ۲۴ ربیع الاول ۹۸۵ھ میں ہوا مزار شریف کشمیر میں ہے۔

## حضرت سید مدنی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ جناب حضرت غوث الاعظمؒ کی اولاد سے تھے۔ سیر سیاحت کرتے ہوئے کشمیر وارد ہوئے کشمیر کی دفنا اتنی پسند آئی کہ بغداد جا کر اپنے اہل و عیال کو لے کر واپس کشمیر آگئے اور محلہ رعناواری میں سکونت اختیار کر لی۔ بادشاہ وقت آپ کا خاص ارادت مند تھا آپ کشف و کرامات میں بیگانہ روزگار تھے ایک بادشاہ نے آپ کو دعوت دی اور اس میں قازبر ہی پیکائی گئی تھی جب کھانا آپ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے فرمایا تازہ باورچی کو دے دو جب تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ قازبر وہ پیکائی گئی تھی۔ باورچی نے بھی تسلیم کیا آپ کا وصال مبارک ۱۱ رجب ۹۹۳ھ میں ہوا۔ مزار کشمیر میں ہے۔

## حضرت بابا قدس المعوض بہری ریشی کشمیری

آپ خطہ کشمیر ولید پیر کے بلند زنبہ بزرگ اور اولیاء گذرے ہیں۔ آپ قبیلہ آہنگراں سے تعلق رکھتے تھے اور مادر زادہ ولی اللہ تھے آپ ہی کے متعلق جناب شیخ نور الدین ولی ریشی نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میرے سو سال بعد ایک بزرگ قدس پیدا ہوں گے جو مادر زاد ولی اللہ ہوں گے۔ آپ کو بچپن سے ہی خدا پرستی کا ذوق و شوق تھا بطریق ریشی ذکر و شغل کرتے تھے ریشی کشمیر میں درویشوں کا ایک فرقہ ہے جو نفس کشی بیاباں اور جنگل میں آبادی سے دور کرتے ہیں ہمہ میز حلائی و جمال سے بھی وابستہ ہیں۔ ریشی کے تمام فرقے سلسلہ کبروی سہروردی سے تعلق رکھتے ہیں آپ بڑے عابد زاہد تھے کسی شیخ سے بظاہر ارادت نہیں رکھتے تھے۔ تمام رات قیام میں اور تمام دن عبادت میں گزارتے۔ خلق محمدی اور مہمان نوازی غایت درجہ کی رکھتے تھے۔ صاحب توبہ و ریجہ اعظمی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے بچپن کے زمانہ میں ایک مہمان آپ کے در و دولت پر حاضر ہوا۔ آپ کی والدہ ماجدہ مہمان کے لئے کھانے میں ایک چھوٹی پھلی بازار سے خرید لائیں۔ اور طہشت میں رکھ دی۔ اتفاقاً ایک چیل آئی اور پھلی کو لے گئی والدہ نے آپ سے ذکر کیا بابا قدس نے فرمایا رزق کے دینے والے نے اگر یہ پھلی ہمارے مقدر میں رکھی تھی تو چیل کیوں لے گئی اور تقسیم والے کا یہ

التصاف؛ یہ بات سہی سہی تھی کہ چلی نے واپس آکر پھلی اس طیشت میں  
میں رکھ دی۔ تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ بابا سہروردی ریشی نے آخری عمر  
میں حضرت سلطان العارفين حمزہ مخدومی سے بیعت کی تھی۔ اور طریقت  
سہروردی میں داخل ہو کر خرقہ خلافت بھی حاصل کیا تھا۔ بابا داؤد خاکی نے  
بھی بابا قدس کے کمالات، حکایات خوارق اور کرامات کا ذکر اپنی کتاب  
دولہ الدین میں کیا ہے۔ آپ کا وصال مبارک یکم ذیقعدہ ۹۸۶ھ میں  
ہوا۔ مزار شریف کشمیر میں ہے۔



## حضرت خواجہ طاہر فریق اشانی کشمیری قدس سرہ

آپ کے والد کا نام خواجہ ابراہیم تھا آپ عین شباب میں بنامی کا کام کرتے  
تھے پھر اس پیشہ کو ترک کر کے زراعت کرنی شروع کر دی اس سے جو کچھ حاصل  
ہوتا تھیں اور محنتی جوں میں تقسیم کر دیتے۔ آپ کو خواجہ خضر علیہ السلام سے  
بھی فیض حاصل ہوا۔ طریقت میں بابا مخدوم کشمیری سے بیعت کی اور خرقہ  
خلافت بھی حاصل کیا۔ وصال مبارک غرہ ماہ ذی الحجہ ۱۰۱۵ھ میں ہوا۔  
مزار شریف محلہ کدل کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا ربوبی ریشی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سلطان العارفين شیخ حمزہ کے مرید تھے عمر شریف ۱۲۰ سال ہوئی  
سو برس صائم الدہر رہے سوائے ایک کپڑا پٹھینہ کے دوسرا نہ رکھتے تھے  
وصال مبارک ۱۰۲۵ھ میں بحالت روزہ ہوا۔ مزار شریف محلہ کدل  
کشمیر میں ہے۔



## حضرت مولانا حیدر کشمیری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ خواجہ فیروز مفتی کشمیری کے فرزند ارجمند تھے۔ والد گرامی خواجہ فیروز  
کاشمیری خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید و خلیفہ تھے ایک دن انہوں نے  
خواجہ اصرار سے عرض کی کہ میری چار لڑکیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں ہے۔ اس وجہ  
سے غموم رہتا ہوں۔ حضرت خواجہ احراری نے دعا کی اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ  
تم کو فرزند ارجمند عطا کرے گا جو مادرِ نادر دلی اللہ ہوگا۔ جب آپ پیدا ہوئے  
اور ابھی آپ کی سات برس عمر تھی کہ قرآن مجید حفظ کر لیا۔ بعد ازاں علم حدیث  
کے لئے بابا نصیب الدین غازی سہروردی کے پاس گئے۔ پھر علوم باطنی  
کے لئے مولانا جوہر نات سے استفادہ کیا ابھی آپ فارغ تعلیم نہیں ہوئے۔



کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ سنت نبویؐ کے بڑے کار بند تھے والد کی وفات کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور شیخ عبدالحی محمد دہلوی کی خدمت میں علوم ظاہری، فقہ، حدیث و تفسیر وغیرہ کی تکمیل کی اور صاحبِ فنوئے ہوکر واپس کشمیر کو روانہ ہوئے اسی ایام میں والدی کشمیر نے تین دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر کشمیر کی قضاء کے لئے آپ کو کہا مگر آپ نے قبول نہ کیا جب تقاضا شدید کل میں آیا تو آپ کشمیر سے ہجرت کر کے پھلی چلے گئے اور جب دوسرا شخص قضاء پر مقرر ہو گیا۔ تو پھر کشمیر میں واپس آ گئے وفات ۱۳۵۷ھ میں ہوئی زیارت شریف کشمیر میں حاجی گاہ خاص و عام ہے۔



## حضرت لالہ ریشی بابا کشمیری قدس سرہ

آپ شیخ نجم الدین ریشی عرف مخی بابا کے خواہر زادہ اور مرید و خلیفہ تھے آپ کا شمار بزرگانِ وقت میں ہوتا تھا۔ صائم الدین و قائم الدلیل تھے تقویٰ کے بہت پابند تھے صاحبِ تواریح اعلیٰ کہتے ہیں کہ راقم کے والد کو بچپن سے زبان میں کذت بن اس قدر تھا کہ اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتے تھے ان کو شیخ لالہ ریشی بابا کے پاس لے گئے ریشی بابا نے فرمایا کہ برابر دو ہفتہ اس بچہ کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ دو ہفتے متواتر حاضر خدمت

ہوتے رہے۔ ان دو ہفتوں کے دوران آپ نے ان کے حال پر کوئی توجہ نہ فرمائی۔ آخری دن اپنی بچی ہوئی روٹی میں سے ایک ٹکڑا میرے والد کو دیا جب انہوں نے کھایا تو کذت بالکل دفع ہو گئی۔ آپ کا وصال مبارک ۱۳۵۷ھ میں ہوا۔ مزار شریف موضع دوکر پورہ کشمیر میں ہے۔



## حضرت مفتی صدر الدین کشمیری لقب صدر الصدق رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد گرامی کا نام شیخ لطیف الدین کشمیری تھا۔ آپ کی ولادت ۱۳۰۷ھ میں دہلی میں ہوئی۔ آپ کے اباؤ اجداد کشمیر سے دہلی آکر آباد ہوئے تھے۔ علوم نقلیہ کی تحصیل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور شاہ اسحاق سے کی۔ بیعت فضل حق امام خیر آبادی سے کی۔ آپ بڑے پایہ کے محدث اور عارف باللہ تھے۔ اس لئے اپنے ہمہ صوں میں ممتاز تھے۔ انگریزی حکومت کی طرف سے دہلی کے صدر الصدور اور مفتی مقرر ہوئے تھے۔ صاحبِ مروت اور احسان تھے مدرسہ دارالبقار دہلی کے طلبہ کو کھانا اور لباس دیتے تھے طلبہ کے گھر جاکر درس دیتے رہتے جنگ آزادی ۱۹۵۷ء میں فتویٰ جہاد پر دستخط کئے اس کی وجہ سے گرفتاری، معزولی منصب اور ضبط جائیداد تک نوبت پہنچی چند ماہ بعد سربانی پائی۔ نصف جائیداد واپس ملی۔ زندگی کے آخری

دن عشرت سے گزرے تقریباً تین لاکھ روپے کی مالیت کا کتب خانہ ضبط ہو گیا تھا۔ کوشش کے باوجود نہ ملا مرزا غالب موتی اور نواب مصطفیٰ خاں سے گہرے مراسم تھے خود بھی اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ سرسید احمد خاں نواب یوسف خاں والی رام پور نواب صدیقی خاں قزوینی مولوی قاسم ناتوی مولوی منیر ناتوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور فقیر محمد جہلی جیسے آپ کے مامور شاگرد تھے۔ آخری عمر میں فالج کی مرضی میں مبتلا ہوئے۔ ۸۱ سال کی عمر پائی اور ۱۳۸۵ھ بروز پنجشنبہ ربیع الاول میں وفات پائی۔ مزار شریف دہلی میں ہے۔



## حضرت آخوند ملا جمال الدین سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

آپ تاجی جمال الدین بڑشاہی کی اولاد سے ہیں اپنے وقت کے فاضل متبحر روزگار و واقف اسرار تھے۔ بابا فتح اللہ حقانی لاثانی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ عالم بالکمال اور مرید صادق ہونے کی بنا پر بابا فتح اللہ حقانی لاثانی کشمیری نے اپنی دختر بیک اختر کی شادی آپ سے کردی۔ رات دن درس تدریس علوم ظاہری و باطنی میں مشغول رہتے تھے۔ نصیر الدین کشمیری نے آپ سے پڑھا اور حدیث کی سند حاصل کی۔ اس کے علاوہ اکابر وقت مثل بابا نصیب الدین ابوالفقہ کشمیری و شیخ اسماعیل چشتی جیسے علمائے وقت

نے استفادہ کیا۔ آپ اکثر شیخ نور الدین ولی کی تربیت شریف پر زیارت کے لئے جایا کرتے۔ ایک دن شیخ نصیر الدین نے کہا کہ حسب ارشاد نبوی کے، فضل العاقل علی العابد کفضل علی الرناکھ۔ آپ کی فضیلت شیخ نور الدین ولی سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ شیخ نور الدین ولی کشمیری آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے جمال یہ شیخ نور الدین ولی ہے جو کلام اس نے کیا ہے وہ کسی نے نہیں کیا۔ آپ گشت نہیں کھاتے تھے اور بے تکلف کرتے اور بوریہ کے خرش پر اذفات بسر کرتے تھے۔ آپ کی وفات کشمیر میں ہوئی تاریخ وفات کا کسی نے تذکرہ نہیں کیا۔ باوجود تحقیق دستیاب نہیں ہوئی





## خواجہ عین الدین خاوند بن خواجہ محمود نقشبندی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر کے علمائے کبار اور مشائخ نامدار میں سے تھے۔ اتباع شریعت، ترویج سنت، ترویج بدعت اور زہد و ورع اور تقویٰ میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ تمام علماء و صلحاء وقت آپ کی تحریر و تقریر کو قبول کرتے اور ہر شریعت کے کام میں آپ کے پاس رجوع لاتے۔ بڑے بڑے علمائے کشمیر مثلاً علامہ مفتی کشمیری خلیفہ مولانا حیدر علی ابوالفتح کلو، ملا یوسف چچک، ملا یوسف مدرس، مولانا عبدالغنی اور مولانا مفتی شیخ احمد کشمیری جو کشمیر کے جید علمائے شریعت تھے۔ آپ کے خط فرمان پر ہر رکھتے تھے اور احکام روایت و عدالت میں آپ سے فتوے طلب کرتے تھے۔ آپ نے علمائے وقت کی درخواست پر کتاب فتاویٰ نقشبندیہ اور کنز السعادت علوم شریعت و طریقت میں تصنیف کیں۔ ایک کتاب فارسی بہ رسالہ خواتین اپنے والد بزرگوار کے خوارق و کرامت پر تالیف فرمائی آپ نے علوم دینیہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے حاصل کیا۔ علوم باطنیہ اپنے والد بزرگوار حضرت خاوند محمود عرف حضرت ایشاں سے حاصل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کی وفات ۱۰۸۵ھ میں ہوئی مزار کشمیری میں حاجت گاہ خاص عام ہے۔



## حضرت خواجہ مہدی نقشبندی المعروف ہر شہ کا کا

آپ محمد باقر کے مرید و خلیفہ تھے۔ موضع بنور علاقہ کشمیر میں سکونت پذیر ہوئے طبیعت میں انتہائی رقت اور سوزش الکاحہ تک تھی کہ کبھی آنسو خشک نہیں ہوتے تھے۔ طویل عمر میں سترہ ۹۵ میں وفات پائی مزار کشمیر میں ہے۔

تاریخ وفات مفتی غلام سرور مصنف تخریفاتہ الاصفیاء نے اس طرح لکھی ہے۔

شیخ مہدی ہادی دورہ زماں

شد چوار دینا دور جنت رسید

ہست مرشد مفتی تار یخ او

ہم بخوان فیاض جہدی سعید



## خواجہ شیخ عبدالرحیم قادری کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ میان میرا پوری کے مرید تھے۔ ملا شاہ قادری کے ہمراہ کشمیر میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ شب و روز تعلیم و تلقین میں مصروف رہتے اور سختی الامکان اپنے کمال کو لوگوں سے چھپاتے۔ آپ نے حضرت ابوالفضل بابا نصیب الدین غازی سے جو سہروردیہ سلسلہ کے بزرگ تھے۔ خلافت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ کو اجازت نقشبندی سلسلہ سے بھی تھی۔ جو خواجہ نظام الدین خاوند ابن معین الدین خاوند سے حاصل ہوئی تھی۔ ہر دو سلسلہ میں مرید فرماتے تھے۔ جو طالب دنیا ان کے پاس جاتا خالی ہاتھ نہیں آتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دنیا داروں کو امانت ملے گی تو ان کو اولیاء اللہ سے محبت ہوگی اور ایک نہ ایک دن ضرور راہ راست پر آکر اس کو معرفت حاصل ہوگی۔ آپ نے ۳۹ سال عمر پائی آخر بعارضہ فالج کے ۷۵۰ھ میں انتقال فرمایا مزار شریف آستانہ خواجہ حیدر الدین مٹار میں ہے جو علاقہ کشمیر میں ایک قریب مٹار کے نام سے مشہور ہے۔



## حضرت بابا نجم الدین رشتی عرف سخی بابا رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیر میں رشتی سلسلہ کے بڑے پایہ کے اولیاء عظام میں سے تھے اور خواجہ مسعود نوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ منازل سلوک طے کرنے کے بعد موضع نوشی پورہ میں قیام پذیر ہوئے۔ اس کے بعد اپنے مرشد کے حکم سے کوہ ماراں کے زیر دامن موضع شاہ کوٹ میں مکمل سکونت اختیار کی۔ آپ پر ہر وقت وجد و تفرید کی حالت رہتی تھی۔ بادشاہ و قمر، امراء اور منصب داروں کو آپ کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ آپ کا وصال مبارک ۸۰۲ھ میں ہوا۔ مزار پر انوار کشمیر میں موضع خوشی پورہ میں ہے۔





## حضرت بابا عثمان قادری سہروردی کشمیری قدس سرہ

آپ بابا جاجا قادری کے فرزند تھے۔ پہلے اپنے والد گرامی سے بیعت ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد خواجہ محمد طیب و خواجہ ابوالفتح کلوی خدمت میں حاضر ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ پھر خواجہ ابوالحسن جو شاہ محمد فاضل لاہوری کے بھائی تھے۔ ان سے سلسلہ شطاریہ کا فیض پایا۔ اس طرح آپ کو کشمیر میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کا وصال مبارک ۱۱۱۸ھ میں ہوا۔ مزار شریف سرینگر لنگر ببل میں ہے۔



## شیخ محمد قاسم چشتی سہروردی کشمیری قدس سرہ

آپ کشمیر میں تجارت پیشہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ عین جوانی میں سفر کو نکلے۔ پٹنہ پہنچے حضرت سیدی چشتی سے بیعت ہوئے۔ خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد واپس کشمیر آ گئے۔ طلب خدا اور پیاس معرفت ابھی باقی تھی۔ چنانچہ تاج الفقر بابا نصیب الدین غازی سہروردی کی خدمت میں حاضر ہو کر دریائے عشق سے سیراب ہوئے اور سلسلہ سہروردیہ کا فیض حاصل کیا۔ محلہ خانیار کے گاؤں میں سکونت پذیر ہوئے۔ بے شمار مخلوق نے آپ سے فیض پایا ہے۔ وصال مبارک ۱۱۱۸ھ میں ہوا۔



## شیخ عبدالرحیم کبروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کشمیری ہندوؤں میں سے تھے۔ اور حضرت نجم الدین ریشی بابا کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے کچھ عرصہ ان کے زیر تربیت رہے اور منازل سلوک طے کر کے خرقہ خلافت اور سند حاصل کی۔ آپ نے تمام عمر باوجود خلا میں گذاری۔ کوئی ساعت ایسی نہ ہوگی کہ آپ یاد خدا سے غافل ہوئے ہوں۔ جب نجم الدین ریشی بابا کا انتقال ہوا تو آپ شمس الدین کبروی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بھی فیض حاصل کیا۔ وصال مبارک شوال کے مہینہ میں ۱۱۳۰ھ میں ہوا۔ مزار شریف کشمیر میں ہے۔



## مزار حیات یگ کبروی کشمیری قدس سرہ

آپ میر محمد کبروی کشمیری کے خلفاء میں سے تھے۔ شیخ آدم بنوری نقشبندی سے بھی فیض حاصل کیا۔ واوی کشمیر میں شریعت اور علم تصوف کا علم بلند کیا۔ خلق خدا کی رہنمائی کی۔ آپ کی محفلیں عشق کے زوق و شوق سے مہور ہوتی تھیں۔ جو شخص آنا نہ ہوش ہو کر جاتا اور اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آپ کا وصال مبارک ماہ ذوالحجہ ۱۱۳۰ھ میں ہوا۔ مزار شریف اپنے زرخیز باغ حیات آباد ہے۔



## حضرت سید جلال الدین عطائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عالی درجات سادات خاندان میں سے تھے۔ جازبات و کمالات کے مظہر تھے۔ سید امیر کبیر علی ہمدانی کے ساتھ کشمیر آئے اور ان کے وصال کے بعد یہیں شادی کر کے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ کے ساتھ سادات کے اور بھی افراد تھے بارہ مولا کے نواح میں کجھامہ علاقہ پر گنہ گار و موضع چچتہ پورہ میں مدفون ہیں۔ اس مقام پر اور بھی بہت سے سادات آرام فرما ہیں۔ اکثر ارباب باطن نے یہاں





## حضرت سید کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ قدوہ اصحاب حال اور بڑے اونچے مرتبے کے بزرگ تھے۔ شاہ ہمدان کے معیت میں کشمیر آئے۔ آپ بڑے صاحب کرامات اور قوی الحال تھے۔ شاہ ہمدان کے فرمان پر باو شاہ وقت سلطان قطب الدین کو شریعت کے احکام سکھانے کے لئے مامور ہوئے اور بحکم شاہ ہمدان ہی کشمیر میں سکونت اختیار کی۔ بعد وفات علم قطب الدین پورہ میں مدفن ہوئے۔



## سید جمال الدین محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرید و خلیفہ شاہ ہمدان کے تھے اور ان کے فرمان پر ہی کشمیر میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کو سلطان قطب الدین نے التجا کر کے ادب دین سکھانے پر مامور کیا تھا۔ اپنے زمانے کے ولی اللہ ہونے کے علاوہ علامہ و محدث تھے۔ دریائے جہلم کے کنارے محلہ آریوت میں دفن ہیں آپ کی وفات سنہ ۸۱۵ھ میں ہوئی۔



## حضرت سید جلال الدین شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ سید جمال الدین محدث کی اولاد سے ہیں۔ اور تربیت یافتہ سید علی ہمدانی کے تھے۔ بلند پایہ بزرگ وقت اور درویش عالی مقام تھے آپ کامر مبارک اپنے والد گرامی کے مزار کے نزدیک موضع سمپور میں ہے جو دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔ وفات سنہ ۱۲۱۶ھ میں ہوئی۔



## خواجہ مسعود پان پوری کشمیری قدس سرہ

آپ کشمیر میں پہلے تجارت کرتے تھے۔ قدرت نے دل کو دنیا سے ایسی نفرت دلائی کہ سب مال اسباب راہ خدا میں خرچ کر دیا اور دنیا سے ترک تعلق کر کے جنگل میں بود و باش اختیار کر لی۔ تین ماہ جنگل میں بے خورد و طعام و آب کے گزارے ایک دن خواجہ خضر علیہ السلام کی ربائی سے شیخ العلماء بابا د اوڈ خاکی کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہو گئے اور کمالات حاصل کرنے کے بعد آپ نے بابا ہردی ریشی سے بھی فیض حاصل کیا۔ رزق حلال زعفران کی کھیتی سے حاصل کرتے تھے۔ جو کچھ اس سے حاصل ہوتا۔ فقیروں میں صرف کر دیتے۔ آپ کشف و کرامات میں اپنے زمانے کے مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ وصال ۱۲۱۰ھ میں ہوا۔



## حضرت شیخ محمد شریف کبریٰ المشہور بشوک بابا قدس سرہ

آپ کشمیر کے دنیا دار افراد میں سے تھے ارادت غیبی سے ایک حالت استغراق طاری ہوئی۔ دنیا سے لائق ہو کر بیاباں میں چلے گئے لوگ پہلے آپ کو دیوانہ کہتے تھے۔ پھر انہیں خواجہ مسعود نروری کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ جناب مسعود نروری وہی بزرگ ہیں جن کی اولاد مولانا انور شاہ کشمیری اور پیر عبد الغفار شاہ ہیں اور کشمیر کے مشہور بزرگ بابا مخدوم نروری مرشد مفتی محمد قاسم بہائی کے تھے۔ ان کے اسلاف میں سے گزرے ہیں۔ بہر حال خواجہ مسعود نروری اسلام نے لبشوک بابا کو اپنے حجرہ خاص میں طلب کیا۔ نظر عنایت فرما کر عبادت الہی میں مشغول کیا۔ اور اپنے مریدوں میں داخل کر لیا۔ مرشد نے اپنے باقی مریدوں کی تربیت بھی آپ کے ہی سپرد کی۔ مرشد کی وفات کے بعد آپ نے ان کی مسند ارشاد و سنبھالی اور خلق خدا کی ہدایت میں مشغول ہو گئے۔ لبشوک بابا کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ آپ اکثر مرشد کی یاد و جدائی میں اشعار کشمیری پڑھا کرتے تھے اور وجد میں آکر قصوں کو شروع کر دیتے۔ آپ کے ایک ہمنام نے آپ سے دریافت کیا کہ ہمارے سلسلہ کبریٰ میں یہ حالت وجد نہیں ہے آپ نے جواب میں فرمایا۔ لبشوق مرشد واسے۔ اس طرح لبشوک سے لبشوک بابا مشہور ہوئے۔ تواریخ بہاؤ الدین منو نے ۱۰۶۱ھ ۲۰ محرم الحرام



۱۰۳۶ء تکھی ہے۔ سزار شریف سرینگر محلہ نرد مرشد کے قریب واقع ہے۔



## شیخ داؤد المشہور قلبہ بالکشمیری قدس سرہ

آپ ابتدائی زندگی میں نمک فروش کرتے تھے۔ کبھی کبھی خواجہ یوسف کابچو کشمیری بزرگ وقت کی مجلس میں بھی جایا کرتے۔ جن کی نگاہ فیض نے آپ کو شیخ بابا علی ہکوی جو بابا ہروی ریشی کے خلفاء میں سے تھے۔ کا خدمت میں پہنچایا۔ ان کے مرید ہوئے اور فیض کامل پایا اگرچہ آپ ان پڑھ تھے لیکن مرشد کی نظر عنایت سے ظاہری و باطنی علوم کے دروازے کھل گئے۔ قرآن و حدیث کو شریعت و طریقت کے معانی سے بیان کرتے آپ بڑے باکرمات بزرگ تھے۔ رزق حلال کمانے کے لئے کاشتکاری کرتے۔ آپ کی تاریخ وفات آپ کے ایک مرید صادق حسن خوشنویس نے بطور کشف سن ۱۰۳۶ء لکھی ہے۔



## حضرت علامہ مولانا سید سعید اندرابی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

علامہ اندرابی خطہ کشمیر کے بلند پایہ ولی اللہ اور محدث تھے آپ کے والد گرامی کا نام حضرت میر سید جمال الدین اندرابی تھا۔ ظاہری علوم و باطنی اپنے والد ماجد اور حضرت فیض اکبر رادی تازہ بلی کشمیری سے حاصل کئے۔ ۱۲۲۶ء سے لیکر ۱۳۳۴ء تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور وہاں کئی سال اقامت پذیر رہے اس عرصہ میں آپ نے مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی سے دورہ حدیث کیا۔ منطقی اور فلسفہ مولانا مفتی صدر الدین الصدر کشمیری سے اور علم ہیئت و ہندسہ مولانا ملک علی صاحب نانوتوی سے پڑھیں۔ آداب سلوک حضرت مولانا محمد شریف نقشبندی سے حاصل کئے تکمیل کے بعد کشمیر میں جا کر سند درس و تدریس میں مصروف ہوئے اور مخلوق خدا کو اپنے فیض برکات سے مستفید فرماتے رہے اندرابی کی وجہ اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ آپ کے ابا و اجداد پہلے پہل عرب سے نکل کر اندراب میں داخل ہوئے وہاں سے کچھ عرصہ بعد، کوہ ہندو کش کے قریب اقامت اختیار کی۔ اندراب، پنج نام میں ہے۔ اس لئے اندر میہ کہلایا کشمیریں اگرچہ بھی اندرابی کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کے خاندان کے پہلے فرسید محمد احمد اندرابی امیر کبیر شاہ ہمدانی کے ہمراہ آئے۔ آپ کو امیر کبیر کا ہم شیر و زادہ بھی بیان کیا

جانا ہے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۲۸۲ھ میں ہوا۔ مزار علاقہ لولاب کشمیر میں ہے۔



## حضرت سید میر کمال الدین اندرابی قدس سرہ

آپ حاجی عتیق اللہ اندرابی کے فرزند ارجمند سوم ہیں حاجی عتیق اللہ شہید کی شہادت کے وقت آپ کی بارہ سال عمر تھی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد ملا عبدالستار کشمیری سے معنوی فیض حاصل کیا۔ شیخ عبدالوہاب نوری نور اللہ سے خرقہ خلافت سلسلہ قادریہ کبریہ و چشتیہ حاصل کیا۔ آپ صاحب دھرو حال و قال اور بلند پایہ ولی اللہ تھے۔ وصال مبارک ۵ ذیقعد ۱۲۴۸ھ میں ہوا۔ مزار شریف کانچہ پورہ خطہ کشمیر میں ہے۔



## حضرت سید محمد ابراہیم اندرابی قدس سرہ

آپ حاجی عتیق اللہ اندرابی کے فرزند دوم تھے کلام اللہ کے عاشق و حافظ تھے۔ رات دن ورود و ظالمت میں مشغول رہتے تھے۔ مرینگم کے محلہ ملارٹ میں قیام فرماتے تھے۔ مگر باپ کی شہادت کے بعد آپ کے پدر رضا علی آپ کو لولاب میں لے گئے وہاں آپ کو بابا داؤد نوروری نے جو بابا مسعود نوروری کے اراد مندر تھے۔ خانہ داماد بنا لیا۔ اور کانچہ پورہ علاقہ لولاب میں لے گئے۔ مظفر آباد کشمیر کے صوفی بزرگ میاں گل محمد کنگال کے مرید اور خلیفہ تھے۔ وصال مبارک ۳ ذیقعد ۱۲۳۸ھ کو ہوا۔ مزار شریف لولاب کشمیر میں ہے۔





## حضرت بابا میثر شاہ الدنومیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ بابا ناضل محمد دنومیری کی اولاد سے تھے اور اپنے جد امجد بابا مسعود نوروری کے خلیفہ اور مرید تھے۔ خواجہ مسعود نوروری کی وفات کے بعد شیخ محمد اشرف فتح کدلی کی طرف رجوع کیا ان کی تعلیم و تربیت نے مکمل اور شیخ اکل بنا دیا۔ آپ شیخ ہونے کے علاوہ شاعر بھی تھے۔ کشمیری زبان میں بہت رباعیات لکھی ہیں۔ جو آج تک کشمیر میں مشہور اور معروف ہیں۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک منقبت لکھی ہے۔ جو آج بھی صبح کی نماز کے بعد کشمیری افراد بطور التماس حضور پڑھتے ہیں۔ اس منقبت کا پہلا مصرعہ اور آخری مصرعہ یہ ہے۔

بادا دوا نکنا کشمیری تتوی یچہتر ڈاٹ ترواٹ مصلیٰ  
احوال بیانی نس ویک سوی ہو کر دم داون دوا  
مسکین ثناء اللہ گدا بزل بہنہقتہ لایانی صدا  
کنڈراہ ونس راہ اللہ چھوک دون جہان باوشاہ  
اسے ہوا بلدی جا جہاں حضور آرام فرما ہیں

پہلے میرے تمام حال دور وکان کے آگے گذار وہی ہماری دوا  
مسکین بندہ ہے ثناء اللہ ایک گدا گرین کر در پر اگر صدا کرنا ہے  
کوئی خیر سے اس کو خدا راہ آپ دو جہاں کے بادشاہ ہیں

اور وہ

ثناء اللہ بابا نے غوث پاک کی خدمت میں مجلسی منقبت لکھی ہے۔ اس عاشق رسول بلال ثنائی نے ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۳۵ھ میں بعد انگریز زورخیزید غلام مہاداجہ رنجیت سنگھ میں انتقال فرمایا اور اپنے آبائی محلہ دنومیر میں آپ کا مزار شریف واقع ہے



## حضرت محمد اکبر ہادی اندرابی قدس سر کشمیری

آپ شیخ محمود اندرابی کے فرزند علامہ مفتی شیخ رحمت اللہ اندرابی کے پوتے اور میر عبدالسلام شاہ اندرابی کے نواسے تھے۔ ۱۳۵۰ھ میں پیدا ہوئے شیخ اکبر ہادی سے آپ کی ولادت کی تاریخ نکلتی ہے۔ پہلے علم معقول و منقول اپنے دوا شیخ رحمت اللہ اندرابی سے حاصل کیا۔ شیخ محمد اشرف فتح کدلی سے بھی فیض حاصل کیا۔ شیخ ان کے کمالات سے یہاں تک خوش ہوئے کہ درجہ محبوبیت ان کو عطا کیا۔ آپ کا وصال مبارک ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو ہوا۔ مزار شریف بولاب کشمیر میں ہے۔



کے جانشین قرار پائے۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۳۷ھ میں جام اجل نوش کیا۔ مزار شریف حضرت خواجہ گنج بخش میں ہے۔



## حضرت صدیق ہانجی کشمیری قدس سرہ

آپ کشمیر کے ہانجیوں کے فرقہ کے افراد تھے جو فرقہ کشمیر میں اپنے بدکردار کی وجہ سے بہت بدنام ہے بلکہ یہ کہنا ہے جانہ ہوگا کہ تمام کشمیری قوم کو اس فرقہ نے بدنام کر لیا۔ علم، درویشی اور فقیری کسی کی میراث نہیں جس کو چاہے اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا کر دے خواہ وہ دھوم ہو ہانجی، میر یا شیخ، وہی صاحب علم اور درویش کہلاتا ہے۔ صدیق خاں کو شاہ فرخ الدین المشہور شاہ قلندر بابا نے درویشی کی اس دولت سے نوازا کہ خاندان منشاخ سادات سے بھی بڑھ گیا۔ آپ نے تمام عمر درویشی اور خدمت دین میں گزار دی۔ اپنے مرشد کی اجازت سے آپ نے مریدی کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور بہت سے لوگ آپ کے فیض و برکات سے بہرہ ور ہوئے۔ تاج وصال نہیں مل سکی مزار شریف آپ کا کشمیر میں علاقہ راہبہ پورہ میں واقع ہے۔



## حضرت ملا بہاؤ الدین متو کشمیری قدس سرہ

آپ شاہ فائز اللہ شال کے مرید تھے تمام عمر تجرید اور صلاحیت و تقویٰ میں گذاری۔ شعر نہایت اچھے کہتے تھے "بزرگ امرہ" ریشی نامہ ملا نامہ، پرنامہ کشمیری زبان میں آپ کی تصانیف ہیں، قلمی ہیں اور بعض طبع ہو کر منظر عام پر آئی ہیں۔ وصال مبارک ۱۲۳۸ھ میں ہوا۔ مزار شریف محلہ چوان سجد میں ہے۔



## حضرت شیخ محمد نعیم تارہ بلی کشمیری قدس سرہ

آپ شیخ محمد مقیم عارف کے بیٹے تھے۔ علوم ظاہری کی تکمیل و تحصیل کے بعد سید خواجہ عبدالرحیم شیخ کمال کے عقیدت مندوں میں داخل ہوئے اور طریقت و معرفت کے آداب حاصل کئے خواجہ کے انتقال کے بعد اپنے چچا شیخ اکبر بادی سے منازل سلوک طے کیں۔ اور درجہ اولیاء حاصل کیا اپنے مرشد کمال کے بیٹے خواجہ نیاز نقشبندی سے مراسم دوستانہ تادم زیست قائم رہے بلکہ سفر ترکستان میں بھی ان کے ساتھ گئے۔ اپنے چچا اور خسر شیخ اکبر بادی کے انتقال کے بعد ان



## آخوند خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ عبد اللہ ابن خواجہ محمد فاضل ٹوپی گروہی ملا محمد یحییٰ اور امان اللہ  
شیخ الاسلام کشمیر جیسے نامور علماء کے شاگرد تھے۔ مفتی حیدر خاں عرف  
قاضی شاہ کے مرید و خلیفہ تھے پشاور لاہور کی سیر کی اور اولیاء اللہ کی  
زیارت سے مشرف ہوئے اس کے بعد کشمیر جا کر مفتی کے عہدے پر  
مقرر ہوئے بعد میں یہ عہدہ بھی چھوڑ دیا اور عبادت الہی میں مصروف ہو گئے  
آپ کے مریدوں اور خلفاء کی تعداد تو بہت ہے۔ چند ایک کے اسمائے گرامی  
یہ ہیں: ۱۔ بابا عثمان ۲۔ بابا عبد اللہ ۳۔ ملا عبد المؤمن ۴۔ میر محمد الدین قادری  
۵۔ قاضی محمد حسین ۶۔ ملا نور الدین۔ آپ کا وصال مبارک ۵ اشوال ۱۰۰۰ھ  
میں ہوا مزار کشمیر میں واقع ہے۔



## حضرت شیخ میر محمد منور جلی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ شاہ فرخ المشہور بہ فاروق منور قلندر کے مشہور خلفاء میں  
سے تھے۔ بغیر آیات کلام اللہ و احادیث یا اقوال سلف صالح کے دوسرا  
کلام زبان پر بہت کم لاتے تھے بزرگی اور پرہیزگاری میں بہت مشہور  
تھے ۱۸ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ میں وصال ہوا مزار کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا شیخ روپی رشتی قدس سرہ

آپ بڑے چوٹی کے رشتی فرقہ کے بزرگ تھے۔ رشتی طریقہ کو بہت پسند  
کرتے آہٹائی اختیار کر کے ایک غار میں مدت تک بغیر آب و دانہ کے رہتے  
پھر واپس آ کر بجیارہ کی غار میں چالیس دن گزارتے اور بغیر ایک گھونٹ  
پانی کے پی کر افطار کرتے۔ نئے کپڑے کبھی نہیں پہنتے شروع میں ہر تیسرے  
دن روزہ افطار کرتے تھے۔ ریاضت و عبادت و پرہیزگاری میں لائق تھے  
۹۹ھ میں وفات پائی اور عہد کاٹل قریہ کشمیر میں دفن ہوئے۔



## حضرت بابا ایلہ ریشی قدس سرہ

آپ خط کشمیر کے سرنامہ قریہ کے ایک کھار کے فرزند تھے۔ بچوں کے بچوں کے ساتھ میدان میں کھیلنے گئے وہاں ایک غار میں بیٹھے تھے کہ ناگہان غار کے منہ کے آگے مٹی کا تودا گر گیا اور غار بند ہو گئی۔ آپ کے ساتھ آنے والے بچوں نے مار سے ڈر کے ان کے گھریہ واقعہ بیان نہ کیا۔ آپ وہیں اس غار میں یاد الہی میں مصروف ہو کر مرت ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس غار سے بابا ہروی ریشی کا گزر ہوا اور آپ کو الہامی طور پر بابا ایلہ ریشی کی گوشہ نشینی کا علم ہوا۔ چنانچہ آپ نے انہیں غار سے نکال کر سینے سے لگایا اور معرفت کی دولت سے ملامت کر دیا۔ آپ کے وصال مبارک کی تاریخ اور سنہ معلوم نہ سکا مزار آپ کا چہارہ علاقہ کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا سہسہ ریشی قدس سرہ

آپ بڑے نام پر میر گاریشن بزرگ اور ولی اللہ تھے کھیتی باڑی کر کے روزی حلال کماتے۔ خود بھی صرت کرتے اور غریبا مسکین کو بھی دیتے ایک دن بابا داؤد مشکوئی کھیتی پر گئے اور سہسہ ریشی بابا نے کہا آؤ بابا میرے ساتھ نلانی کرو (نلانی ملک کی گوڑی کرنے کے بعد جب ایک مہینہ بیل باندھ کر چلایا جاتا ہے تو اس کو نلانی کہتے ہیں) بابا مشکوئی نے کہا کہ میں ریشی ہوں۔ ریشی کسی جاندار چیز کا خون کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ بابا سہسہ ریشی نے کہا کہ میں بھی ریشی ہوں۔ بابا مشکوئی نے کہا کہ یہ بڑے گھاس بھی جاندار ہے تمہارے ساتھ سے مر جاتی ہے خدا کو کیا جواب دو گے۔ بابا نے یہ بات سنی تھی کہ یہ ہوش ہو گئے۔ اس علم میں بیمار ہو کر ۳۷ سالہ میں وصال مبارک ہوا۔ مزار دارا سید پورہ قریہ کشمیر میں واقع ہے۔





## بابا سنگی ریشی قدس سرہ

آپ بابا دریا الدین ریشی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بابا صاحب تمام عمر غارتشین رہے۔ روزی حلال زعفران کاشت کر کے کھاتے اور اس طرح اپنی بسر وقات کرتے۔ بڑے بلند پایہ کے بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ دائمی روزہ دار اور شب بیدار تھے۔ آپ کامزار شریف پان پورہ میں ہے۔



## حضرت بابا روپی ریشی رحمۃ اللہ علیہ

آپ برگتہ اولر کے پورہ کام گاؤں کے باشندے تھے۔ بڑے صاحب حال و قال تھے آبادی سے دور گوشہ نشینی اختیار کی۔ کوچہ مولہ گاؤں میں ایک پانی کا چشمہ ہے اس پر اپنے باغ سے ایک مسجد تعمیر کرائی اور ۵۰ برس اس مسجد میں تنہائی میں گزارے۔ کبھی کبھی جنگل میں بھی چلے جاتے اور پھر واپس آکر گوشہ نشینی اختیار کر لیتے۔ ہمیشہ روزہ رکھنا آپ کا دائمی عمل تھا۔ کبھی مہینہ دو مہینہ کھانا نہ کھاتے اور کبھی کبھی نو سیر کھانا ایک ہی دن میں کھا جاتے۔ شیخ نور الدین ولی سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ جب عشق کی آگ بھڑکتی تو ان کا شعر کانے

پھرتے۔ آپ کامزار کشمیر میں اس میں ہی واقع ہے۔



## حضرت بابا مہدی ریشی نقشبندی قدس سرہ

آپ میرٹھ باقر نقشبندی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ پرہیزگار اور ریاضت کش بزرگ اور ولی کامل تھے۔ منازل سلوک طے کر کے مرشد کے ارشاد سے کاکا پورہ کی مسجد میں چالیس برس گزارے ہمیشہ روزہ سے رہتے۔ گوشت کبھی نہیں کھاتے تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۰۹۹ھ میں ہوا۔ مزار شریف کاکا پورہ قریب کشمیر میں ہے۔



## حضرت بابا بام الدین ریشی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اصل نام بوماسادھو تھا۔ آپ پہلے برہمن قوم کے فرو تھے اور (پی رسوم کے مطابق جائزگاہ پتیا کرتے تھے کشمیر میں جو سب سے بڑا مندر ہے جس کے ساتھ تین سو ساٹھ بت تھے صبح سویرے طے مکان کر کے پانچ تیر تھ سے اٹھان کر کے سورج نکلنے سے پہلے اپنی کٹیا میں واپس پہنچتے۔ ان تمام تیر تھوں کی مسافت کئی سو میل بنتی تھی۔ جب شیخ نور الدین ولی آپ سے واقف ہوئے تو انہوں نے آپ کو راہ اسلام پر لانے کی کوشش کی جو بار آور ثابت ہوئی۔ ہندو طاقت کو سلب کر کے ولی کو نور محمدی سے پُر نور کیا اور اسلامی نام بابا بام الدین رکھا۔ جب آپ دین اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے تو مرشد سے عرض کی کہ آج سے کسی چیز سے روزہ افطار کروں گا۔ شیخ نور الدین ولی نے ایک مسند پتھر کی طرف اشارہ کیا جو آج تک کشمیر میں موجود ہے ارشاد کیا کہ تھوڑا سا گھسا کر افطار کرو۔ بابا بام الدین اس کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے اور اس پتھر کو تھوڑا سا پس کر پانی کے ساتھ پی لیتے تھے۔ چرائے میں نیلی یا گھی کے بدلے پانی ڈال کر جلا کرتے تھے یہ آپ کی کرامات کا کرشمہ تھا۔ آپ کی افطار کرامات سے ایک پستقم بھی نکلا۔ اپنا عاصا مبارک پتھر پر مار کر پانی نکال کر وضو کیا کرتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ بالکل میں جول نہیں رکھتے تھے بومہ زدہ قریہ کشمیر میں آپ کا مزار مبارک ہے

## حضرت بابا دریا الدین ریشی قدس سرہ

آپ بابا زین الدین ریشی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بڑے ولی اکمل اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ آپ کو خط کشمیر میں بڑی احترام کی نظر سے علماء وقت دیکھتے تھے آپ کشمیر کے مشہور و معروف بزرگوں کی مجلس میں رہے بالخصوص بابا شکور الدین ریشی بابا پیام الدین ریشی بابا حنیف الدین و شیخ شمس الدین ریشی کے دوش بدوش چلتے رہے۔ اپنے مرشد زین الدین بابا کی خدمت گزار سی اور دلنوازی میں حد سے بڑھ کر کوشاں رہے۔ اکثر مست الست رہتے اور تمام عمر غار میں گوشہ نشین رہے دنیاوی اور نفسیاتی خواہشات کو لات مار کر وحدت الوجود میں رہتے۔ بڑے باکرامات بزرگ تھے۔ روایت ہے کہ ایک وفد آپ کے خدام کا سامان چوروں نے لوٹ لیا اور جب وہاں سے چل پڑے تو آپ کی خدمت میں خدام نے عرض کئی۔ آپ نے ملاحظہ اٹھا کر دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام لیروں کی روشنی سلب کر لی۔ وہ اندھے ہو گئے۔ اور واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سامان واپس کر دیا۔ چنانچہ آپ نے پھر دعا کی تو ان کی آنکھوں کی روشنی واپس آگئی اور تائب ہو کر آپ کے ارادت مندوں میں داخل ہو کر چوری سے تائب ہوئے۔ آپ نے اپنی وفات سے پہلے اطلاع دے دی تھی کہ میں چالیس دن ریاضت میں مصروف ہو کر عبادت الہی کرتا



چاہتا ہوں کسی آدمی کو اجازت نہیں کہ میری عبادت میں خلل ڈالے۔ جب چالیس دن پورے ہو جائیں پھر اجازت ہے کہ آپ لوگ اندر آئیں اگر زندہ رہو تو ملاقات ہوگی اگر نہیں تو بہت سادہ ناپکوانا کھانا کھادے خدا میں دے دیتا اور فاتحہ پڑھتا۔ ابنا ایسے ہی ہوا جب چلہ پورہ ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ وہاں نہیں تھے۔ بلکہ الہام آپ نے کسی مرید صادق کو کہا کہ یہاں ہی میری تربیت بنائی جائے۔ آپ کا مزار شریف جو کشمیر میں پنل چھک کا خضر بل میں واقع ہے۔

## حضرت بابا شکور الدین قدس سرہ

آپ بابا ام الدین ریشی کے مرید و خلیفہ تھے اور بابا رجب الدین ریشی کے بھائی تھے۔ بڑے صاحب جلال و کمال بزرگ تھے۔ آپ کا اصلی نام شکور میر تھا۔ ہمیشہ با نمانت میں پھرا کرتے۔ سلطان حسن الفائد الدین کے عہد میں پیدا ہوئے اور سلطان محمد شاہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے مزار جمیل دیر میں ہے۔

## حضرت بابا مجنوں نوروی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بابا مسعود نوروی تیس سو کی اولاد سے ہیں یعنی بابا مسعود نوروی کے پوتے تھے آپ نے علوم ظاہریہ و باطنیہ ابوالقاسم بہائی خلف، مولانا جمال الدین سے حاصل کی اور بعد تکمیل علوم ظاہریہ منازل سلوک طے کر کے خدمت خلق میں مصروف ہوئے۔ آپ کو کشمیر میں بڑے اونچے درجہ کا مقام حاصل تھا۔ آپ کو کشمیر میں دین ستون کہتے ہیں۔ آپ کی اولاد میں بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ جن میں پیر عبدالغفار شاہ کشمیر ثم لاہوری مولانا اور شاہ کشمیری سہسہ بابا کشمیری کسی تعارف کے محتاج نہیں ان کے علاوہ عارف باللہ جناب سبحان پیر کشمیری و خلیل پیر امام الوصلین پیر دین جیسے ہستی بھی آپ کے ہی اسلاف سے ہیں۔ بندہ ناچیز راقم کے نانا محبی مسعود نوروی کے اولاد سے ہیں یعنی بہیڑ رقت خلیل پیر امام الوصلین ہی بندہ ناچیز کے نانا ہیں بابا مجنوں نوروی کی تاریخ وصال تاریخیہ اعظمی نے ستون دین افتاد سے لکھی ہے سنہ ۵۰۰ھ۔ مزار شریف آپ کا سرنگم مسجد عید گاہ کے قریب محلہ نورہ کے قریب ہے۔

## حضرت بابا سعید الدین عرف شادی بابا کشمیری قدس سرہ

آپ بقا شاہ بابا کے مرید و خلیفہ تھے بڑے کامل بزرگ اور صوفی تھے۔ عربی فارسی زبانوں میں صاحب کمالات تھے بہت سی کتابیں تصانیف فرمائی۔ مثلاً منظوم تاریخ کشمیر و مغاری الدینی صلی اللہ علیہ وسلم گل و بلبل در تصوف اور تفسیر قرآن مجید بھی لکھی یہ شمار نقشبندی اور غزالیوں فارسی میں لکھی ہیں وصال مبارک کا سن غالباً ۷۸۰ھ ہجری ہے مزار مبارک موٹا ہنڈیہ پرگنہ شاہ آباد کشمیر میں ہے۔

## حضرت بابا بقا شاہ بابا کشمیری قدس سرہ

آپ حضرت سادات کولاب اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی اولاد سے تھے حضرت شیخ عبدالوہاب متقی لاہوری کے مرید و خلیفہ اور بڑے صاحب مال و قال صوفی بزرگ تھے عبادت و ریاضت اور شب بیداری میں آپ کو کامل حاصل تھا۔ آپ نے محمد امین دار سہروردی سے بھی خدمت خلافت حاصل کیا۔ وصال مبارک ۸۳۶ھ میں ہوا مزار شریف محلہ بوزہ گمان سر پنگر کشمیر میں ہے۔

## حضرت صالح خان خٹ خانماورجنتہ اللہ علیہ

آپ بڑے پایہ کے ولی اکمل تھے۔ بابا نصیب الدین بخاری بخاری کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بارہ برس تک مجذوبیت کی کیفیت طاری رہی اس کے بعد سلوک میں کامزن ہوئے اور عبادت و ریاضات اور اتباع شریعت میں کامل ہوئے۔ خلق خدا نے آپ سے فیض کشمیر پایا۔ آپ کی وفات ۶۹۰ھ میں ہوئی مزار شریف خانماور پورہ کشمیر میں ہے جو آپ کا اپنا گاؤں ہے اور آپ کے نام سے موسوم ہے تاریخ کبیر صفحہ ۳۳۱

## حضرت سید علی بخاری کبری قدس سرہ

آپ سید سیف الدین خاں صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ سید سیف الدین بخاری فرقة جعفریہ چک باوشاموں کے امراء میں سے تھے۔ موضع چہو داڑہ بیروہ کے قریب مذہبی تعلیم و تدریس میں مصروف تھے اپنے عقیدے میں بہت ہی سخت تصور رکھتے جانتے تھے حدیث اور قرآن کے بہت ہی معتقد اور عامل بزرگ تھے پیری سریدی جو اس زمانے میں کشمیری بزرگوں کا شیوہ تھا اس کے خلافت تھے۔



کشمیر کے بزرگ جناب ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی بخاری کا  
آپ کے دولت خانہ کے قریب ہی ایک پل سے گزر ہوا۔ جب سید  
سید سیف الدین بخاری کو علم ہوا تو اس نے اپنے لوگوں سے پل دھلویا  
جب ابوالفقر بابا نصیب الدین نے اپنے مریدوں سے یہ بات سنی تو  
آپ نے صرف اتنا فرمایا اچھا تو میں اس کے دل کی کدورت صاف کر دوں  
گا۔ اسی وقت آپ کے بیٹے سید علی بخاری کو بلایا اور اپنی نظر کرم سے  
دنیا کی آلودگی سے پاک کر دیا سید سیف الدین خاں نے بہت کوشش  
کی کہ ان کے فرزند گوشہ نشینی سے باز آئیں لیکن ایسا نہ ہوا۔ حضرت سید  
علی بخاری ہمدانی چچو واڑہ بریدہ کے قریب ایک غار میں بارہ سال  
تک خلوت نشین رہے۔ عبادت و ریاضت اور یاد خدا میں حد درجہ  
مشغول رہنے کی برکت سے قرب الہی حاصل ہوا۔ آپ کا مقبرہ چچو واڑہ  
بریدہ میں مشہور و معروف ہے۔ آپ کی وفات ۱۰۷۲ھ میں ہوئی۔

آپ کی اولاد آج کل لاہور میں ہے اور دینی خدمات انجام دے  
رہی ہے سید ڈاکٹر یوسف بخاری صاحب ہیں آپ نے کشمیر میں تصوف  
اور ریشی بزرگوں کے حالات پر مفصل کتاب لکھی ہے

## خواجہ نور الدین ایشہ بری کشمیری

یہ خواجہ نور الدین ایشہ بری وہی ہیں جنہوں نے موئے پاک آنحضرت  
سور کوئین کو کشمیر میں حضرت بل کا نام دیا مگر افسوس کہ آج تک یہ بات  
پردے میں رہی کئی تذکرہ نویس صاحب تاریخ نے اس عاشق رسول  
کا تذکرہ نہیں کیا۔ بانی حضرت بل جناب نور الدین ایشہ بری تجارت پیشہ  
تھے اور بہت بڑے رئیس کشمیر بھی تھے۔ اور عاشق رسول بھی موئے  
مبارک کی تاریخ اس طرح ہے کہ گیارہویں صدی ہجری میں مدینہ منورہ میں  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رومند اقدس کی خدمت و تولیت سید  
عبد اللہ کے سپرد تھی کسی شخص نے دشمنی کی بنا پر شاہ روم سے شکایت  
کی وہ بدگمان ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ وہ فی الفور حجاز مقدس سے نکل  
جائے اس کے پاس جو مال و دولت و اسباب تھا۔ وہ بحق سرکار منبر طہر  
لیا گیا البتہ تین تبرکات اس کے پاس رہے ان میں سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے گیسو کا بال مبارک تھا۔ دوسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کلام مبارک تھا۔ اور تیسرا شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھوڑے  
کی زمین مبارک تھی۔ شاہ حجاز مقدس سے سید نے ہندو اور موئے اس  
وقت ہندوستان کا بادشاہ شاہ جہاں تھا۔ شاہ جہاں نے شاہ صاحب  
کی بڑی قدر و منزلت کی اور شاہ صاحب کو ہندوستان میں بیجا پور

کے گرد و نواح میں غوثی سی جاگیر معاش کے لئے دے دی کچھ عرصہ کے بعد آپ نے وفات پائی آپ کے بیٹوں نے دارالشکوہ کے ہاں روضہ حاصل کیا اور بڑھتے بڑھتے شہزادے کے خاص مساجد میں شمار ہونے لگے جب عالمگیر بادشاہ نے دارالشکوہ کے متولین کی جاگیر بھی ضبط کر لیں۔ ان میں سید عبداللہ کے بیٹے بھی شامل تھے ان کی جائیداد بھی ضبط ہوئی وہ ایک مدت تک رہے اور بڑی عسرت و تنگی معاش سے بسر کرتے تھے۔ وہاں حضرت نور الدین الیشہ برہان نے یہ موسے مبارک اور جو غلام حبشی شروع سے تھا۔ وہ اور باقی تین تبرک آپ کو دیئے جب نواجہ صاحب نے کشمیر جانے کا ارادہ کیا تو پرچہ نویسوں نے بادشاہ کو اس سارے واقعہ کی اطلاع دی آپ کو جب یہ پتہ چلا تو نواجہ صاحب بھی دہلی سے روانہ ہوئے اور لاہور آئے شاہی کارند سے جب نواجہ نور الدین کے پاس آئے تو وہ بیمار تھے اور اسی بیماری سے وفات پائی بادشاہ نے موسے پاک کو اجیر شریف رکھنے کا حکم دیا لیکن ابھی دو دن ہوئے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت دی کہ موسے مبارک کو کشمیر لے جاؤ۔ عالمگیر بادشاہ نے اس وقت لشکر و فوج کے ہمراہ بڑے احترام کے ساتھ نواجہ نور الدین الیشہ برہان کا تابوت بھی روانہ کشمیر کیا۔ اس طرح کشمیریوں کو یہ دولت کوئین حاصل ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جنت نظیر کی حیرت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی۔ اس لئے آپ نے خواب میں یہ بشارت

فرمائی کہ موسے مبارک کشمیر روانہ کرو۔

## ملا مقیم السنہ عن عبداللہ یسوی بوکر و قدس سرہ

آپ خطہ کشمیر کے ولی اکمل اور نشیب بیدار بزرگ تھے۔ نواجہ محمد فاضل کے فرزند ارجمند اور تھانی شاہ دولت حسن بخاری کے مرید اور خلیفہ تھے وصال مبارک ماہ شوال ۱۰۸۵ھ میں ہوا۔ مزار مبارک احاطہ سریشگر میں حاجت گاہ خاص و عام ہے

## حضرت بابا نواجہ حبیب اللہ کافی قدس سرہ

آپ نے عالم شباب میں سلوک کی منزل میں قدم رکھا۔ حضرت نواجہ یعقوب ڈار کے مرید اور بڑے کامل بزرگ اور صوفی مشرف تھے کافی عرصہ کشمیر میں خدمت دین اور طریقت میں مصروف رہے وفات ۱۰۸۳ھ میں ہوئی۔ مزار شریف محلہ قطب پورہ میں ہے۔



## حضرت ملا طاهر غنی آشفانی قدس سرہ

آپ شیخ حاجی محمد مراد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ بہت تشریف تھے اور صاحب دیوان بھی آپ کا کلام بہت پاکیزہ ہوتا تھا لوگوں سے کم ملتے اور آبادی سے دور رہتے تھے آپ کا وصال مبارک ۱۱۵۴ھ میں ہوا۔ مزار کشمیر میں واقع ہے۔

## حضرت ملا محمد امین کافی قدس سرہ

آپ بڑے پایہ کے عالم اور ولی اللہ بزرگ گزرے ہیں آپ کے اسلاف کے بہت بزرگوں نے خدمتِ دین میں حصہ لیا۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں مگر پتہ صرف ایک کا چلتا ہے۔ رسالہ علم فریقین میں اور شرح تہذیب کا حاشیہ بھی لکھا۔ آپ ملا ابوالقاسم کے شاگرد تھے اور ملا جمال الدین کشمیری کے مرید تھے۔ وصال مبارک ۱۱۵۴ھ میں ہوا۔ مزار شریف کشمیر میں ہے۔

## شیخ الاسلام مجاہد اعظم سرتاج اولیاء عارف مالتہ شاہ بابا عبداللہ غازی قدس سرہ

آپ کا نام مبارک عبداللہ نقب شاہ بابا عبداللہ غازی خطہ کشمیر میں آپ کو شاہ شیخ غازی و متانہ بابا کے نام سے یاد کرتے ہیں آپ کی ولادت باسعادت دسویں صدی ہجری کے نصف میں ایک مشہور و بارونہ گاؤں پرگنہ و کمر قریہ لاریال میں ایک بڑے پایہ کے ولی اللہ حضرت حسین بابا قشیری کے گھر میں ہوئی گھر آپ کے اسلاف میں خدا پرستی اور زہد و تقویٰ کا زبردست قسم کا ماحول تھا۔ اس لئے علوم و بینہ اور علوم روحانیہ کی تربیت گھر میں ہی پائی۔ آپ بچپن سے خاکر عابد خدا ترس اور تبارک الدنیا تھے۔ ہمہ وقت خدا کے ذوالجلال کی ذکر و تکریم میں محو دنیا و مافیہا سے بیزار رہتے۔ اپنے نیک اعمال و اذفال و عقائد شریعہ سے لوگوں کو غیر حسن طور پر دعوت اسلام میں مصروف رہتے اس لئے تذکرہ نویسوں نے آپ کو شیخ الاسلام کے القاب سے نوازا۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا۔ جب عشق الہی اور عشق محبوب الہی کی آگ بھڑک اٹھی تو کامل مرشد کی تلاش میں پھرتے رہے جو اس آتش شوق کو زیادہ تیز کرے اور تیز تر کرنے کے لئے ایندھن مہیا کرے۔ دوران تلاش آپ

آپ نے سینکڑوں مردان حق کی زیارت کی۔ آخر آپ ایک ایسے چشمہ معرفت کے پاس پہنچے جہاں آپ کا حصہ تھا۔ یعنی مشہور و معروف بزرگ ولی کامل حضرت ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی۔ جباری اسرارہم کے حضور میں حاضر ہوئے جو شیخ العلماء بابا داؤد خاکی کے خلیفہ خاص تھے۔ آپ ہی کو خلیفہ اول کی سعادت نصیب ہوئی بابا نصیب الدین غازی نے شراب معرفت کی ایسی تعلیم دی کہ آپ اپنے آپ کو بھی بھول گئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ مسجد و پل مسافر خانہ اخراج آپ چشمہ میں بسر کیا اس کے علاوہ آپ نے بیابان اور جنگل میں آبادی ڈالی اور اپنے ارادت مندوں کو فیض پہنچایا۔ آپ نے جو علاقے آباد کئے ہیں وہاں آج تک مسجد و پل آپ کے نام سے موسوم ہیں۔ علاوہ مظفر آباد بھی آپ کا آباد کیا ہوا شہر ہے۔ حاکم مظفر آباد مظفر نائی آپ کا مرید تھا۔ مظفر آباد میں جو سب سے پہلی مسجد ہے وہ آپ کی ہی بنائی ہوئی ہے جو آپ کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اس طرح علاوہ کرمناہ سے کچھ فاصلہ پر آپ نے ایک آبادی کی بنیاد ڈالی۔ جہاں کشمیر کے مشہور خاندان ربینہ قوم کا ایک فرد جو پہلے ریشی فرخ سے تعلق رکھتا تھا۔ بعد میں آپ کے ارادت مندوں میں داخل ہوا۔ اس کا نام عبدال بیگ ربینہ عرف بیگ ریشی ربینہ تھا۔ چلاس اسکرود، دراؤ اکیل کاغان گڑھی حبیب اللہ ان تمام جگہوں پر آپ کی مسجدیں اور پانی آج تک موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مقبوضہ کشمیر میں بہت سے گاؤں آباد کئے۔ جس کا ذکر لاہور کے مشہور مورخ اور ڈاکٹر

محمد اقبال کے رفیق خاص محمد رفیع نقوی نے "شباب کشمیر" میں کیا ہے۔ کہ موضع ترکام سے آگے موضع شاہ پورہ جو کوہ پورہ کے درمیان سڑک کے کنارے کھنڈرات جن پتہ موضع شاہ پورہ کی طرف تھا۔ دیکھتے گئے۔ وہاں میں نے بہت سے لوگوں کو بلوایا جن میں ایک پنڈٹ ضبیعت بہت واقع کار تھا۔ وہاں اس نے بتایا کہ یہ قلعہ مہاراجہ گلاب سنگھ بانی حکومت ڈوگریاں نے راجہ شیر احمد خاں والنی کرمناہ علاقہ لبیبہ و پل کی دستبرد سے اپنے ملک کو بچانے کے لئے بنایا تھا یہاں بہت پانی کے چشمے تھے لیکن دو چشمے بہت ہی پرانے تھے جو ایک مسجد کے پاس ہیں۔ جس کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ یہاں حضرت مخدوم صاحب آئے تھے اور اس کو بابا نصیب الدین کے مرید بابا عبد اللہ غازی نے آباد کیا تاریخ حسن ناری میں جلد اول صفحہ ۹۷ کے حاشیہ پر درج ہے کہ بابا عبد اللہ غازی صاحب گزریالی مرید و خلیفہ باصفا حضرت بابا نصیب الدین غازی رحمۃ اللہ است کرامات و حقائق الصادات بشیر داشت در سال ۱۱۱۰ھ انتقال فرمود قبرش در موضع گزریال پرگنہ و تراست اسی طرح تاریخ کشمیر الموسوم تحائف الالبیرانی ذکر الاولیاء الاصلیاء کے صفحہ ۲۲ پر درج ہے کہ شاہ بابا عبد اللہ غازی شیخ الاسلام خلیفہ خاص ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی است آپ نے بابا نصیب الدین کے علاوہ ان کے خلیفہ ہاتھ حاجہ بابا سے بھی تربیت پائی بابا عبد اللہ غازی ہمہ وقت مستغرق اور شراب وحدت و عشق رسول میں مست الست رہتے تھے۔ اگر خدا کا نام سنتے



توحی اللہ کا لغوہ جوش و خروش سے بلند کر کے خرقہ ڈال کر آنے والی نماز  
نیک بیہوش اور مستی میں رہتے۔ اسی سبب سے لوگ آپ کو مستانہ بابا سے  
یاد کرتے۔ علاقہ لار اور ترمال میں آپ کو زیادہ تر اسی خطاب سے لوگ  
یاد کرتے ہیں۔ تاریخ حسن اردو صفحہ ۲۴۵ میں درج ہے کہ مجاہد اعظم  
شاہ بابا عبداللہ غازی گاؤں گاؤں میں جا کر تبلیغ دین کرتے اور غیر مسلموں  
کو دعوت اسلام دیتے تھے۔ چنانچہ بہت سے سعادت مند اہل کفر  
آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے  
اس طرح محمد بن فوق نے اقوام کشمیر میں لکھا ہے کہ شاہ بابا عبداللہ غازی  
شیخ الاسلام مجاہد اعظم ۳۷۰ مساجد کے بانی ہیں اسلام کی ترویج و اشاعت  
میں اپنے تمام اوقات زندگی خرچ فرماتے تھے۔ آپ کے مرجع خلائق  
ہونے کی توابیخ گواہ ہیں۔ تاریخ حسن اردو صفحہ ۲۴۵ پر درج ہے۔  
آپ کے ساتھ ہر وقت چار سو آدمی مرید ہوتے تھے تاریخ کبیر میں  
اس طرح درج ہے وہمہ صدائے مریدان رکاب ولی بودند

آپ نے کشمیر میں اشاعت اسلام میں پیش پیش حصہ لیا۔ آپ کی  
شادی کی روایت یوں ہے کہ جب آپ کے والد ماجد نے دیکھا کہ  
آپ ہر وقت مست الست پھرتے رہتے ہیں تو انہوں نے آپ کی شادی  
کرنی چاہی۔ جب آپ کی شادی کی تقریب شروع ہوئی اور خوش و اقارب  
دوست و احباب صفا و نقرا شوق و زوق سے جمع ہونے لگے۔ وہاں  
گنبد علاقہ کے ایک بزرگ حاجی فتح الدین صاحب بھی دعوت پر آئے

ہوئے تھے انہوں نے آپ کے والد بزرگوار سے پوچھا کہ آج یہاں کیا  
چرچا ہے تو آپ نے فرمایا عیسٰی چھو خانداری یعنی عبداللہ کی شادی ہے عیسٰی  
کشمیری لفظ ابو کا ہے گھر میں آپ کو عیسٰی سے کہتے تھے جب بابا صاحب  
نے سنا تو رٹ لگائی عیسٰی چھو خانداری بے سود یعنی عبداللہ کی شادی کرنی  
بے فائدہ ہے اور دوڑ کر گنبد کے چمنہ سر میں چھلانگ مار کر ڈوب گئے  
گھر کے تمام افراد پریشان ہو گئے اور صفِ ماتم بچھ گئی۔ جب ظہر کی نماز کا  
وقت آیا تو آپ نے ایک پہاڑی جو وہاں سے متصل ۲ میل کے فاصلہ  
پر ہے اذان کہی۔ بطور کرامات آپ کی اذان حاجی فتح الدین نے سنی۔  
آپ نے اس پہاڑی پر پانی بھی نکال کر وضو فرمایا اور نماز پڑھی سب  
نے مل کر آپ سے عرض کی کہ آپ کی شادی کریں تاکہ آپ کی اولاد ہو جو  
آپ کے بعد دین کی خدمت کرے گی۔ مگر آپ نے انکار فرمایا اور  
خولین و افارب کو فرمایا کہ آپ اگر نیک اولاد چاہتے ہیں تو اس نیک ہیرت  
لڑکی کا نکاح میرے پیارے اور لاڈلے سب سے بڑے خلائق  
نبیانی شاہ یوسف بابا صاحب کے ساتھ کریں۔ ان سے جو اولاد ہوگی وہ  
میری ہی کہلائے گی۔ اور میری ہوگی۔ چنانچہ آپ کی تجویز کو عملی جامہ پہنا گیا  
جس سے آپ کے خلیفہ اعظم حضرت شاہ موسیٰ بابا پیدا ہوئے۔ جو کہ ماقم الخیر  
کے جد بزرگوار ہیں وہ بڑے کشف و کرامات کے ولی اللہ تھے۔ غازی الدین  
شہنشاہ حضرت محی الدین اورنگ زیب اس وقت حیات تھے انہوں نے  
آپ کو مظفر آباد میں جاگیر عطا کی لیکن آپ نے وہاں مسجد بنا کر تمام نظر زمین

مسجد کے ساتھ ملاوی بظفر آباد پرانے قلعے کے ساتھ آپ کا تکیہ بھی ہے۔  
آپ کا وصال مبارک ۷ محرم الحرام ۱۱۷۷ھ میں ہوا۔ مزار شریف گدڑیال  
کا مروج کشمیر میں حاجی گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کے بہت خلفاء تھے  
مشہور خلفائے عظام یہ ہیں۔ خلیفہ اعظم اور برادر زادہ بابا موسیٰ اور  
دوئم بابا مہدی سہروردی کبروی۔ بابا قطب العالم لال صاحب سرنگم۔

### شجرہ طریقت شیخ الاسلام شاہ بابا عبداللہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

- ۱۔ ارشد کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ حضرت  
علی المرتضیٰ ۳۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ ۴۔ خواجہ حبیب عجمیؒ ۵۔ شیخ  
مردوف کرمیؒ ۶۔ شیخ سری سقطیؒ ۷۔ شیخ جنید بغدادیؒ ۸۔ شیخ  
جمشاد دینوریؒ ۹۔ شیخ احمد اسود دینوریؒ ۱۰۔ شیخ عبداللہ عمویہؒ  
۱۱۔ شیخ ضیاء الدین البراخیب سہروردیؒ ۱۲۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ  
۱۳۔ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانیؒ ۱۴۔ شیخ صدر الدین عارفؒ ۱۵۔ ابو الفتح  
شاہ رکن دین عالمؒ ۱۶۔ مخدوم جہانیاں جہان گشت عرف سید جلال الدین  
بنجاریؒ ۱۷۔ مخدوم سید ناصر الدین بنجاریؒ ۱۸۔ مخدوم سید حامد کبیرؒ ۱۹۔  
مخدوم ابوالفتح رکن ثانیؒ ۲۰۔ مخدوم ابوالقاسم محمودؒ ۲۱۔ مخدوم سید محمدؒ  
۲۲۔ سید مخدوم حامد کبیر ثانیؒ ۲۳۔ مخدوم سید عبدالوہاب دہلویؒ ۲۴۔  
مخدوم سید جمال الدین بنجاریؒ ۲۵۔ مخدوم شیخ حمزہ کشمیریؒ

- ۲۶۔ علامہ بابا داؤد خاکیؒ ۲۷۔ ابوالفقر بابا نصیب الدین غازی  
۲۸۔ عارف باللہ حضرت شاہ بابا عبداللہ غازی گدڑیالی سراہیم



### ختم شریف زبہ الواصلین شیخ نور الدین ولی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف سورہ فاتحہ شریف سورہ اخلاص شریف تسمیہ  
۱۰۰ بار ۱۰۰ بار ۱۰۰ بار تہنید و تہفہ دو بار

شیخ اللہ یا حضرت نور الدین ولی صاحب المدد درود شریف  
۱۰۰ بار ۱۰۰ بار

### ختم شریف حضرت قطب عالم میر شاہ سید احمد کرمانی قدس سرہ

درود شریف سورہ فاتحہ سورہ اخلاص کلمہ استغفار کلمہ تجید  
۱۰۰ بار ۱۰۰ بار ۱۰۰ بار ۱۰۰ بار ۱۰۰ بار

شیخ اللہ یا حضرت میر شاہ سید احمد کرمانی نہ ظلم نہ غم نہ پریشانی  
۱۰۰ بار

اسم اعظم کلمہ طیب درود شریف  
۱۰۰ بار ۱۰۰ بار ۱۰۰ بار



نختم شریف سراج العارفين بابا نصيب الدين غازي قدس سره  
 درود شریف    سورة فاتحه    آية الكرسي    آمن الرسول تا آخر تکبیر  
 سیزده بار    ایک بار    ایک بار    ایک بار

شیخ الاسلام حضرت بابا نصیب الدین غازی صاحب الممدود

سیزده بار  
 نقصد الله تا آخر    قل اللهم تا قدیر    درود شریف  
 ایک بار    ایک بار    سیزده بار

نختم شریف سلطان العارفين شیخ حمزه مخدومی محبوبی رحمته الله علیه  
 درود شریف    سورة فاتحه    سورة اخلاص    کلمه استغفار  
 ۴۴ بار    ۴۴ بار    ۴۴ بار    ۴۴ بار

کلمه تجوید    اسم اعظم    کلمه طیب    یا الله یا رحمن یا رحیم  
 ۴۴ بار    ۴۴ بار    ۴۴ بار    ۴۴ بار

نخستین شیخ الاسلام حضرت سلطان العارفين سلطان شیخ حمزه مخدومی محبوبی کشتیری  
 رحمته الله علیک الممدود    ۴۴ بار

یا تو اب یا تو اب یا کریم    درود شریف  
 ۴۴ بار    ۴۴ بار

نختم شریف جناب غوث الاعظم رضی الله عنه طریقت قادری کشتیری  
 درود شریف    کلمه تجوید    سورة یسین    سورة الم نشرح لک  
 ۱۱ بار    ۱۱ بار    ایک بار    ۱۴۰ بار

یا بانی انت الباقی    یا هادی انت الهادی    یا هادی یا نور  
 ۱۱ بار    ۱۱ بار    ۱۱ بار

یا حضرت شاه محمد الدین مشکل کشته    یا الخیر  
 ۱۱ بار

خدیو شیخ الاسلام حضرت غوث الاعظم دستگیر صاحب الممدود

یا حضرت غوث افغانی یا قلن الله    درود شریف  
 ۱۱ بار    ۱۱ بار

نختم شریف جدنا اجدادنا عارف بالله حضرت شاه بابا عبد الله غازی گزریالی صاحب

درود شریف    الم نشرح لک    یا بدیع العباب یا الخیر    یا تو اب  
 ۱۰۰ بار    ۱۰۰ بار    هزار بار    ۱۰۰ بار

نخستین شیخ الاسلام حضرت بابا عبد الله غازی گزریالی صاحب الممدود  
 درود شریف    ۱۰۰ بار

یاد رکھنا چاہئے کہ کشمیری ہندوگان دین تشریفہ ختمات میں جو درود شریف پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے ۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و اصحاب سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرتبہ و باریک و سلمین ۔

یہ تبرک کے طور پر پیش خدمت کمدیاہوں اور خاتمہ کتاب پر تمام حضرات اولیائے دیوبند سے محبت کرنے والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بندہ ناچیز کے لئے بھی دعا خیر کریں ۔ اگر کوئی غلطی ہو تو ذراہ کم بندہ ناچیز کو مطلع کریں تاکہ آئندہ یہ غلام اپنی غلطی کا ازالہ کرے ۔

آخر میں دعا ہے یا الہی اپنے حبیب پاک کے صدقے سے اور ان اپنے نیک بندوں کے صدقے سے تمام عالم اسلام کو فتح و نصرت دے اور پاکستان کو استحکام عطا فرما ۔ یا الہی ہر مسلمان کی مشکل آسان فرما ۔ یا الہی بے ادلاؤں کو اولاد صالح عطا فرما ۔ ( آمین )

## نذرانہ عقیدت بارالہی

پس الہی اب بھی تا وقت اخیر  
بارالہا صدقہ اپنی ذات کا  
رحمۃ العالمین کے واسطے  
واسطے کرسی و مفت افلاک کے  
از طفیل امہات المؤمنین  
از پئے شہدائے اُحد و جنگ بدر  
از طفیل چار یارانِ رسول  
از برائے عشرہ جنت منّا  
از برائے ہر چہاراں محبت  
از برائے عزتِ خیر الانام  
از پئے اصحابِ صفہ پر صفاء  
از برائے مری و بھری حسن  
از برائے ثوث الاعظم و سنگیر  
از برائے سفیانِ حبیب و ہابزید  
از برائے گنج بخشِ چکساں  
از برائے نقشبند با صفا  
دین دنیا میں رہیو و سنگیر  
صدقہ اس لائق طوک بات کا  
اس شفیع المذنبین کے واسطے  
واسطے اپنے کلام پاک کے  
از طفیل اہل بیت شاہ دین  
حمزہ و عباس عالی جاہ و قدر  
از برائے آل اطہار بتول  
از پئے شہدائے دشت کربلا  
بالخصوص ابو حنیفہ معتمد  
چاروہ معصوم اور بارہ امام  
از پئے حضرت اویسؓ راہنا  
حضرت دوار و معروف زمن  
پیر پیراں و امیر ہر امیر  
از پئے شبلی و جنید رشتید  
شاہ پنجاب آل ولی کراستال  
آل شاہ بہاؤ الدین سرآمد اولیاء



از پیئے شیخ شہاب الدین ذوق  
از برائے خواجگان چشتیا  
زبان کہ عثمان و حسن سجری  
بہر چران کا نظامی صابری  
از برائے غازیان راہ دین  
بخش دے اپنی محبت کا سرور  
عشق حقانی ہو دل پہ حب لوہ گر  
آگ ہو عشق و رسول اللہ  
بخش دے طیب کے چھوٹے بڑے گناہ  
رنج دے دینوی سے دے نجات  
یا الہی رکھا مجھے بھی اولاد سے شاکام  
میرے ماں باپ اور نواسخان قریب  
دل میں بھر جائے میرے سوز و گداز  
ہوں شرف میں حرم پاک سے  
سرور عالم کے جب پہنچوں حضور  
جان و دل دونوں کروں نذر رسول  
روئے انور پر پڑھوں لاکھوں درود  
قلب پر میرے پھر سے دست نبی  
گر چہ ہے طیب پر حرم و گناہ

سرگردہ صوفیائے سہرورد  
زاتہا سے سلسلہ تا انتہا  
والہ ہندوستانی بہت اولی  
گنج شکر شاہ سیماں تو نسوی  
از پیئے حفاظ قرآن متین  
میں نہیں مانگتا حور و قصور  
جا میں مٹ دنیا و دین کے سب خطر  
سینہ الفت حزینہ میں لگی  
نفس و سلطان سے دے دے پناہ  
جائے بن بگڑی ہوئی ہر اک بات  
دین و دنیا میں ہوتا ٹیک نام  
سہرورد ہوں رحمتوں سے یا عجیب  
پہنچوں پھر حرمین میں با صد نیاز  
اور حضور صاحب لولاک سے  
لین محبت سے بلا اپنے حضور  
الفتیں و نیا کی ساری جاؤں جھول  
دیکھ لوں آنکھوں سے شاہ اور شہود  
روح کو مل جائے تازہ زندگی  
پر نہیں کم ہے اسکو کچھ تیری پناہ

## نذرانہ عقیدت

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات  
یا الہی جب پڑے عشر میں شور و آو گیر  
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے  
یا الہی مرد مہری پر ہو جب خود شیر خوار  
یا الہی عشر سے جب بھر گئیں بدن  
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں  
یا الہی جب سینے آنکھیں حساب جرم میں  
یا الہی جب حساب خدو بے جا رلائے  
یا الہی رنگ لائیں جب میرے باکیاں  
یا الہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط  
یا الہی جب شمشیر پر چلنا پڑے  
یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں  
یا الہی جب رضا تو اب گرد سے سرائے

جب پڑے شکل شہ کل کا ساتھ ہو  
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
ان کے پیاسے منہ کی صبح جالفر کا ساتھ ہو  
امن دینے والے پیاسے پیشوا کا ساتھ ہو  
صاحب کو شمشیر خود و عطا کا ساتھ ہو  
بیدارے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو  
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
حبیب پوش خلق تبار خطا کا ساتھ ہو  
ان تبسم رب رب مومنوں کی دعا کا ساتھ ہو  
چشم گریان شمع مرتضیٰ کا ساتھ ہو  
انکی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو  
آفتاب لائمی نور انصاری کا ساتھ ہو  
رب سلم کہنے والے غمزہ کا ساتھ ہو  
قدسیوں کے لب سے آمین بڑا کا ساتھ ہو  
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

# ماخذ

نام کتاب	نام مصنف اور تکمیل کتاب سنہ
تذکرہ اولیائے ہندوستان	مرزا محمد اختر صاحب دہلوی ۱۹۷۲ء لاہور
تذکرہ الزاحدین حالات بابا دریا الدین ریشی قدس سرہ	پیر محمد شاہ ابن پیر محمد یوسف شاہ ابن پیر محمد بزرگ شاہ صاحب کمال دوری نایدکنڈل سرینگر کشمیر ۱۳۳۲ھ
تذکرہ شیخ الاسلام شاہ بابا عبداللہ غازی	مولوی غلام حسین گزریالی مدرس حنفیہ کالج سرینگر کشمیر
رہنمائے کشمیر	محمد دین فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور ۱۹۲۳ء
شباب کشمیر حالات بدھ شاہ	مصنف پیر عبدالحی دہلوی مترجم اردو ابوالجی امام خان نوشہروی قبل الہدی لاہور
نور ہندو اخلاط جلد سوم	محمد دین فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین لاہور ۱۹۱۳ء
مکمل تاریخ کشمیر حصہ سوم	مولانا ہمایوں الحق قاسمی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۹۱۲ء
تذکرہ اسلام	شیخ محمد اکرم صاحب لاہور
آب کوثر	سید عبدالقادر ایم۔ اے سابق
تاریخ پاکستان و ہند جلد اول و دوم	دائرس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور ۱۹۵۲ء

## نام کتاب

## نام مصنف

تذکرہ بابا نصیب الدین غازی جباری	تہذیبی نسخہ مولوی عباس غازی گزریالی کشمیر
عالم تصوف اور کشمیر	ڈاکٹر یوسف بخاری
حدیقہ الاولیاء مفتی غلام شہر لاہوری	تحقیق و تعیق محمد اقبال مجددی ۱۹۷۹ء
خزینۃ الاصیفا مفتی غلام سرور لاہور	مترجم پیرزادہ محمد اقبال احمد غازی ۱۹۸۳ء
مہربین ظفروال	انتش کشمیری سیالکوٹ ۱۹۶۱ء
جلوہ کشمیر	ڈاکٹر صاحب آغا قاسمی ۱۹۸۰ء لاہور
تذکرہ اولیائے کشمیر	مولانا علیم اللہ جامعہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۹۷۹ء
کاشمیر نام حق شیخ نور دین ولی کی زبان	عبدالغنی کنوساکن جہاڑہ کشمیر تحصیل
مبارک سے اسلامی مسائل کا بیان	انت انت ناگ یہ بزرگان کشمیری میں ہے
مع حجتہ الاسلام	ناشر غلام محمد نور محمد کتب جہاڑہ راج زبیر
حکایات کشمیر	گنجپارادہ سرینگر کشمیر
جنتہ الساکین	محمد دین فوق ڈار ۱۹۵۱ء لاہور
تذکرہ حضرت الیثاں خاوند محمود	علامہ ڈاکٹر عزیز احمد فاروقی قادری بڑہ
ایران کبیر ایران صغیر	سرینگر کشمیر
	میان اخلاق احمد ایم۔ اے۔ ایم۔ او ایل
	لاہور ۱۹۷۳ء
	عبداللہ قدس لشی ۱۹۶۱ء
	لاہور



# اچھے اچھے کتابیں

۱۲۱

نام کتاب	نام مصنف
تاریخ و نسب نامہ خاندان سادات خانی و سنجاری	حضرت مفتی پیر سید محمد حسین شاہ اراکین
طریقت لاہور	پاکستان بازار لوہاراں جھنگ سید ۱۹۸۰ء
سفر لاہور محلہ سرین	اپریل ۱۹۱۷ء
عدائق الحنفیہ	ایڈیٹر پیٹ بچھی نرائن کول ۱۹۱۳ء
ہفت روزہ نصرت کشمیر نمبر	مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی رحمۃ اللہ
تذکرہ امیر کبیر سید علی محمدانی تیسرا	منہج نور شہید خاں ۱۹۶۰ء
اولیٰ دنیا کشمیر نمبر	ڈاکٹر سید اشرف ظفر ندوۃ المصنفین لاہور ۱۹۷۲ء
شرح اوراد الشیعہ سید امیر کبیر علی محمدانی	عبداللہ قریشی
	مترجم حضرت مولانا میر واعظ خیر شاہ
	نقشبندی نقش اول ۱۹۱۸ء امرتسر نقش
	ثانی شرح ۱۹۸۰ء مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

نوٹ: انتہائی کوشش کے باوجود کتاب میں کچھ غلطیاں یا خامیاں باقی رہ گئی ہیں تو اس کے لئے بندہ ناچیز عاجزہ خادم الفقرا، معذرت خواہ ہے۔  
پیروم بنو مایہ خویش را  
تو دانی حساب کم و بیش را

در کربیم پر بن کے فقیر آئے ہوئے  
ادب سے بیٹھے ہیں سب اپنا سر جھکائے ہوئے

تذکرہ اولیائے کاملین	سید بلال شاہ
تذکرہ حضرت صابر کلیری	تعارف راجا رشید محمد
حضرت میاں میر	اقبال احمد
تذکرہ حضرت شاہ جمال	محمد دین کلیم
کلیر کا چاند	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
فتوح الغیب	سید نافوس اعظم
مکتوبات نبوی	سید محبوب رضوی
فصوص الحکم	ابن عربی
سیرت سلمان فارسی	علامہ فضل احمد عارف
بامحمد جوشیار	حاجی محمد منیر قریشی
کشف المحجوب	حضرت علی بچو پری
پیر کامل حضرت دانا گنج بخش	حاجی محمد منیر قریشی
یار کامل حضرت ابوبکر صدیق	" " " "
علوم مصطفیٰ	مولانا احمد رضا خاں
احکام شریعت	" " " "
عرفان شریعت	" " " "

سدائق بخشش

برکات برده

برکات رمضان

اسلام

اسلامی اخلاق

گلہ سترہ مثنوی

ایچی شمار

صحابہ کا عشق رسول

مکافات عمل

ماں باپ کے حقوق

احوال العارفین

فلسفہ دعا

رہنمائے قرآن

اسلام اور سائنس

اسلام کیا ہے

معجزات خاتم المرسلین

اصول شرع اسلام

مولانا احمد رضا خاں

علامہ فضل احمد عارف

" " "

امام غزالی

مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی

مولانا مفتی جلال الدین

" " "

صوفی محمد اکرم

فرمان علی چوہدری

راجا رشید محمود

حافظ غلام فرید

علامہ فضل احمد عارف

ڈاکٹر میر ولی الدین

حاجی محمد نیر قریشی

مولانا منظور نعمانی

قمر بزدانی

مولوی مسعود علی -

تذکرہ سید الشہداء

۳۰۔ ۱۔ ۲۔ اردو بازار لاہور۔ ۲



